REGD No P. 67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۹ | شمارہ ۱۸

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰/۰۰ روپے
ششماہی ۵/۰۰ روپے
سہ ماہی ۲/۰۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

## اخبار احمدیہ

قادیان ۲۰؍شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ان دنوں مغربی افریقہ کا دورہ فرما رہے ہیں۔ آمدہ اطلاعات دوسری جگہ درج کر دی گئی ہیں۔ احباب حضور انور کے اس دورہ کے کامیاب ہونے اور فائز المرامی کے ساتھ واپس تشریف لانے کے لئے اور سفر و حضر میں بخیر و عافیت رہنے کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان۔ ۲۸؍شہادت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ کل دونوں بڑی صاحبزادیاں پاسپورٹ پر ربوہ تشریف لے گئیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین

ہفتہ زیر اشاعت میں جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید اور مکرم چودھری مبارک علی صاحب ناظر بیت المال (آمد) اپنے جماعتی دورے مکمل کرنے کے بعد قادیان واپس تشریف لے آئے۔

۲۳؍صفر ۱۳۹۰ھ | ۳۰؍شہادت ۱۳۴۹ ہش | ۳۰؍اپریل ۱۹۷۰ء

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نائیجیریا میں اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

# حضور ایدہ اللہ کی نائیجیریا کے سربراہ مملکت جنرل یعقوبو گوون سے ملاقات

## جنرل گوون کی طرف سے اہل نائیجیریا کیلئے جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات اور رفاہی سرگرمیوں کی تعریف

## اباداان میں ملک کے ہزاروں دانشوروں اور اہل علم حضرات سے حضور ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب

## جماعت احمدیہ اباداان کی طرف سے اپنے آقا ایدہ اللہ کا نہایت پُرجوش اور والہانہ استقبال

جیسا کہ بدر کے گزشتہ شماروں میں شائع شدہ اطلاعات سے احباب جماعت کو معلوم ہو چکا ہے کہ ۱۱؍شہادت (اپریل) سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا میں مقیم ہیں اور حضور مغربی افریقہ کے اس اہم ملک کا تبلیغی دورہ فرما رہے ہیں۔ حضور ۱۱؍اپریل کے بعد سے اب تک لیگوس اور ابیجبو اوڈے کا دورہ فرما چکے ہیں۔ ان ہر دو مقامات پر منعقد ہونے والی استقبالیہ تقاریب میں نائیجیریا کی اہم شخصیتوں، حکومت کے اعلیٰ افسران، نامور مسلم زعماء دیگر معززین اور رؤساء نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور وہ بفضل اللہ تعالیٰ حضور کے ارشادات سے بھی مستفیض ہوئے۔ ابیجبو اوڈے میں حضور نے جماعت کی نو تعمیر شدہ تیسری مسجد کا افتتاح فرمایا۔ جو ۲۵ ہزار پونڈ کے صرف سے حال ہی میں مکمل ہوئی ہے۔

مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے موصولہ ۱۴؍اپریل کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے نائیجیریا کے سربراہ مملکت جنرل یعقوب گوون سے بھی ملاقات فرمائی۔ اس ملاقات میں جنرل صاحب موصوف نے اہل نائیجیریا کو زیور علم سے آراستہ کرنے، انہیں طبی سہولتیں بہم پہنچانے نیز انہیں مفید، بااخلاق اور ایثار پیشہ شہری بنانے کی مساعی جمیلہ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی گراں قدر خدمات کو سراہا۔ اور ان کی بہت تعریف کی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ نائیجیریز مسلمانوں میں حصول علم کی لگن پیدا کرنے اور انہیں اس طرح ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں جماعت احمدیہ کو اوّلیت کا فخر حاصل ہے کیونکہ یہ جماعت احمدیہ کے اوّلین مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد الرحیم نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے جنہوں نے ۱۹۲۱ء میں وہاں سب سے پہلے مسلم سکول بنیاد ڈالی اور مسلمانوں کو تعلیم حاصل کرنے کی طرف بہت زور شور سے توجہ دلائی۔ اس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے اپنے سکول قائم ہونے شروع ہوئے۔ آج بھی جماعت وہاں ایک سیکنڈری سکول اور دس پرائمری سکول چلا رہی ہے۔ علاوہ ازیں جماعت نے وہاں تعلیم کو فروغ دینے کے سلسلہ میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کی خدمات بھی فراہم کی ہیں۔ چنانچہ آج بھی وہاں جماعت کے فراہم کردہ تقریباً درجن بھر اساتذہ مختلف سکولوں میں تعلیم و تدریس کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں پھر وہاں اسلامی علوم کی ترویج و اشاعت، اور خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینے میں بھی جماعت نے کچھ کم اہم کام سرانجام نہیں دیا ہے۔ اس وقت نائیجیریا میں جماعت کی قائم کردہ دو ڈسپنسریاں طبی خدمات سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔ ان میں سے ایک شمالی نائیجیریا کے شہر کانو میں خدمات بجا لا رہی ہے اور دوسری ڈسپنسری خود دارالحکومت لیگوس میں عوام کی بے لوث طبی خدمت کا فرض انجام دے رہی ہے۔ پھر آجکل جماعت کی طرف سے ایک وسیع ہسپتال بھی تعمیر کیا جا رہا ہے اس کی زیر تعمیر عمارت کا سنگ بنیاد گورنر آف کانو سٹیٹ نے گزشتہ سال رکھا تھا مزید برآں جماعت احمدیہ نے اپنے تبلیغی مشنوں کے ذریعہ وہاں اسلام کی لازوال روحانی اقدار کو زیادہ سے زیادہ پھیلا کر اور لوگوں کو دانش پر عمل پیرا کر کے ان کی زندگیوں میں نہایت خوشکن انقلاب پیدا کر دکھایا ہے اور انہیں مفید کارآمد شہری نیز بااخلاق اور ایثار پیشہ شہری بنانے میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی مرسلہ اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ سربراہ مملکت سے ملاقات فرمانے کے بعد بذریعہ موٹر کار لیگوس سے نائیجیریا کے مشہور شہر اباداان تشریف لے گئے۔ یہ شہر دارالحکومت لیگوس کے بعد نائیجیریا کا دوسرا بڑا اور اہم شہر ہے اور دارالحکومت سے تقریباً ایک سو میل جانب شمال واقع ہے۔ اس شہر کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ ملک کی قدیم ترین یونیورسٹی "جو اباداان یونیورسٹی" کہلاتی ہے یہیں واقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس شہر کو دانشوروں اور اہل علم اصحاب کے ایک اہم مرکز کی حیثیت حاصل ہے۔ اباداان میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر وہاں کی جماعت احمدیہ کے مخلص اور فدائی احباب نے اپنے آقا ایدہ اللہ کا بہت گرمجوشی کے ساتھ والہانہ انداز میں خیر مقدم کیا۔ وہاں پہنچنے کے بعد حضور نے دانشوروں اہل علم دوستوں اور دیگر معززین شہر کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ حضور نے اس موقع پر ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ اندازہ ہے کہ اس موقع پر تقریباً پانچ ہزار افراد حضور کی تقریر سے مستفیض ہوئے۔ تقریر سے فارغ ہونے اور احباب جماعت کو ملاقات سے مشرف فرمانے کے بعد حضور اسی روز شام کو لیگوس واپس تشریف لے آئے۔

اس تازہ اطلاع پر مبنی مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے ۱۴؍اپریل کے مرسلہ تار کا (جو یہاں ۱۵؍اپریل کو موصول ہوا) ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"لیگوس ۱۴؍اپریل بوقت ۳ بجے سہ پہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائیجیریا کے سربراہ مملکت (جنرل گوون) سے ملاقات فرمائی اس ملاقات میں جنرل موصوف نے حضور ایدہ اللہ سے جماعت احمدیہ کی ان خدمات (باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رادھا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان —— ۳۰ شہادت ۱۳۴۹ ہش

# ٹائمز (لنڈن) کے کالم نویس کی یاوہ گوئی

ہر چند کہ ٹائمز (لنڈن) ایک سنجیدہ اور بلند پایہ پرچہ سمجھا جاتا ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ برطانیہ میں، بلکہ دنیا کے معزز ترین پرچوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ لیکن ۱۴ مارچ ۱۹۷۰ء کے پرچہ میں صفحہ ۶ پر اس کے ایک کالم نویس نے زیر عنوان A Leaf from Kuran (قرآن کا ایک ورق) جو یاوہ گوئی کی ہے اس نے نہ صرف یہ کہ ٹائمز کی سنجیدہ اور اچھی شہرت کو چیلنج کیا ہے بلکہ اسلام اور قرآن مجید کی طرف ایک بیہودہ بات منسوب کرکے جو غلاظت کی ہے اس نے سارے عالم اسلام کو سخت اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے اور مسلمانوں کے دلوں کو نہایت درجہ اذیت پہنچا کر انہیں مشتعل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

سمجھ نہیں آتی کہ اس ژاژ خائی کا کیا موقع اور محل تھا۔ اور بات میں کونسی معقولیت اور وزن تھا۔ سوائے اس کے کہ کالم نویس نے اپنی بدطینتی اور خبث کا اظہار کر دیا ہے۔ ورنہ حقیقت کچھ بھی نہیں ہے۔ بات ایک سرکاری پوسٹر سے چلائی گئی ہے جو منع حمل کے سلسلہ میں محکمہ صحت کی طرف سے شائع ہوا۔ جدید اشتہاری تکنیک استعمال کرتے ہوئے ساتھ کی تصویر میں بجائے عورت کے مرد کو حاملہ دکھایا گیا ہے۔ اور اشتہار کے عنوان میں بھی اسی سے خطاب ہے کہ

"اگر تم خود حاملہ ہو جاؤ تو کیا آئندہ زیادہ محتاط رہوگے۔"

اب اس سیاق و سباق میں کالم نویس نے غلاظت بھری یاوہ گوئی کے ساتھ اپنے نامۂ اعمال کو جن الفاظ کے ساتھ سیاہ کیا ہے وہ یہ ہیں۔ لکھا ہے:-

"Even today there is wide reffered belief throughout Islam that ALLAH will be born to a man. For that reason (as I have always been told) many Muslims wear trousers of a particular design, irreverently known as ALLAH catchers."

(بحوالہ صدق جدید لکھنؤ ۱۷ اپریل ۱۹۷۰ء)

یعنی دنیائے اسلام میں آج تک یہ عقیدہ پھیلا ہوا ہے کہ اللہ ایک مرد کے ہاں تولد ہوگا اور اسی خیال سے، (مجھے تو یہی معلوم ہوا ہے) بہت سے مسلمان ایک خاص وضع کا پاجامہ پہنے رہتے ہیں جس کا نام بھی بے ادبی کے ساتھ اللہ گیر رکھ لیا گیا ہے۔

بلاشبہ ایسی اشتعال انگیزی، دریدہ دہنی، دروغگوئی اور جہل مرکب کی مثال اب تک کسی بھی معاند اسلام سے ظاہر نہ ہوئی تھی۔ اس تازہ بیہودگی کو پڑھ کر ہم سمجھتے ہیں کہ علم کی روشنی کا یہ زمانہ بھی کالم نویس جیسے کور باطنوں سے خالی نہیں۔ اسلام نہایت درجہ معقولیت پسند مذہب ہے۔ اور اس کی پاک کتاب عقل و دانش کا مرقع ہے جس کی ابدی صداقتوں اور لطیف نکتوں کے بیان نے ایک دنیا کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے۔ مسلمانوں کے ایسے پیارے مذہب اسلام اور ان کی متبرک کتاب قرآن مجید کی طرف ایسی لچر اور بیہودہ باتوں کی نسبت دینا نہ صرف بیان کرنے والے کی اپنی ہی کور باطنی کا ثبوت ہے بلکہ علم و عقل کا منہ چڑانے کے بھی مترادف ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ چاند پر تھوکنے سے چاند کا کچھ نہیں بگڑتا۔ البتہ تھوکنے والے کا اپنا چہرہ بدنما اور داغدار ضرور ہو جاتا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے ایسے ہی بدگو معاندین کو مخاطب کرکے درست فرمایا ہے:-

نور شاں یک عالمے را در گرفت!
تو ہنوز اے کور در شور و شرے!
نعل تاباں را اگر گوئی کثیف
زیں چہ کاہد قدر روشن جوہرے
طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے ؎

؎ ترجمہ:- ان کے نور نے ایک جہان کو گھیر لیا لیکن اے اندھے معاند، مخالف تو ابھی شور و شر میں مبتلا ہے۔ چمکدار لعل کو اگر تو خراب کہہ دے تو اس سے آبدار ہیرے کی قیمت کیونکر گھٹ سکتی ہے۔ پاکوں پر طعنہ زنی پاکوں پر نہیں ہوتی بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ تو خود فاجر ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کور باطنوں کو ہدایت دے اور مسلمانوں کو ایسی ایذا رسانیوں پر صبر کرنے اور اسلام کا نیک نمونہ دکھانے اور سب خبر دینا، بیش از بیش زیادہ سے زیادہ دنیا میں اسلام پھیلانے کی توفیق بخشے۔ آمین

# حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر مغربی افریقہ کی

## مختصر خبریں

(۱) احباب کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل مغربی افریقہ کا دورہ فرما رہے ہیں۔ حضور نے ۸ تا ۱۰ ارشہادت نائیجیریا کے مختلف مقامات کا دورہ فرمایا اب ۱۸ ارشہادت سے ۲۷ ارشہادت تک حضور گھانا کا دورہ فرما رہے ہیں۔ حضور کے دورہ کی مختصر خبریں ذیل میں درج کی جا رہی ہیں:-

(۲) ۱۱ ارشہادت کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں حضور کے ورود مسعود پر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کے ہزاروں احباب نے فضائی مستقر پر پہنچ کر اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت پُرجوش و پُرتپاک والہانہ استقبال کیا۔ بعد میں جماعت احمدیہ لیگوس کی طرف سے ایک وسیع استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندوں، حکومت نائیجیریا کے اعلیٰ افسروں، نامور مسلم زعماء اور کثیر التعداد رؤسائے شہر نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ احباب جماعت نائیجیریا بھی اس موقع پر اپنے جان و مال سے عزیز آقا ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات کے شرف سے مشرف ہوئے۔ اور اس طرح اپنی دیرینہ آرزوؤں کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے۔

اگلے روز (۱۲ اپریل کو) نائیجیریا کی عدالت عالیہ کے جج مسٹر جسٹس عبدالرحیم بکری (جو نہایت مخلص احمدی ہیں) نے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ظہرانہ کا انتظام کیا۔ اس میں نائیجیریا کی نامور شخصیتیں اور اعلیٰ حکام شریک ہوئے۔ بعد ازاں حضور نے نائیجیریا کے مشہور شہر اجیبو اوڈے تشریف لے جا کر وہاں ایک عالیشان احمدیہ مسجد کا افتتاح فرمایا جو ۲۵ ہزار پونڈ کی لاگت سے تیار ہوئی ہے اور اس شہر میں جماعت احمدیہ کی تیسری مسجد ہے۔ افتتاح کی تقریب میں قریباً تین ہزار احباب نے شرکت کرکے حضور کا شایان شان طریق پر والہانہ استقبال کیا۔ حضور اسی شام واپس لیگوس تشریف لے آئے۔

اگلے روز حضور ایدہ اللہ نے نائیجیریا کے سربراہ مملکت جنرل گوون سے ملاقات فرمائی۔ جماعت احمدیہ سکولوں اور ڈسپنسریوں کے قیام کے ذریعہ اہل نائیجیریا کی جو گرانقدر خدمات انجام دے رہی ہے ملاقات کے دوران سربراہ مملکت نے ان کا خاص طور پر ذکر فرمایا اور انہیں بہت سراہا۔ بعد میں حضور لیگوس سے بذریعہ موٹر کار نائیجیریا کے دوسرے بڑے شہر جو تعلیم کا ایک نہایت اہم مرکز ہے۔ یعنی ابادان تشریف لے گئے۔ وہاں حضور نے پانچ ہزار دانشوروں، اہل علم دوستوں اور دیگر معززین شہر کے ایک اجتماع سے خطاب فرمایا۔ حضور کا یہ خطاب بہت بصیرت افروز اور ولولہ انگیز تھا۔ حضور اسی روز شام کو واپس لیگوس تشریف لے آئے۔

حضور نے بذریعہ ہوائی جہاز شمالی نائیجیریا کے شہر کانو بھی تشریف لے جانا تھا لیکن موسم کی خرابی کے باعث یہ سفر منسوخ کر دیا گیا۔ ۱۶ ارشہادت کو حضور نے جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کے نمائندگان کرام کو شرف ملاقات بخشا اور ان سے جماعت کے تعلیمی اداروں اور طبی امداد کے مراکز میں مزید وسعت پیدا کرنے کے بارہ میں تبادلۂ خیالات فرمایا۔ ۱۷ اپریل کو حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں حضور نے دو اہم امور یعنی انسانی شرف اور اقتصادی مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اس بارہ میں اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم کو وضاحت سے پیش فرمایا۔ ۱۸ ارشہادت کو حضور نائیجیریا کا دورہ کامیابی سے مکمل فرما کر لیگوس سے بذریعہ ہوائی جہاز گھانا کے دارالحکومت اکرا تشریف لے گئے۔

(۳) ۱۸ ارشہادت کو اکرا کے فضائی مستقر پر ۱۱ بجے قبل دوپہر رونق افروز ہوئے۔ گھانا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے دس ہزار احمدی احباب نے حضور کا نہایت والہانہ انداز میں پرجوش و پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اپنے آقا کے دیدار کا شرف میسر آنے پر گھانا کے ہزاروں احباب پھولے نہ سماتے تھے۔ ان پر وارفتگی کا عالم طاری تھا۔ حضور احباب کے جوش و خروش اور مسرت و شادمانی کے والہانہ اظہار سے بہت متاثر ہوئے۔ حضور کا استقبال کرنے والوں میں مملکت گھانا کے بعض وزراء، اعلیٰ حکام، دانشوران، نامور و ممتاز شخصیتیں اور دیگر کثیر التعداد معززین شامل تھے۔

(۴) ربوہ میں ۱۷ ارشہادت کو نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ ثانیہ میں آپ نے حضور کے تاریخی سفر افریقہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے درود و الحاح سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

### گھانا میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی گھانا کے سربراہ مملکت سے ملاقات

## اشانٹی ریجن کے صدر مقام کماسی میں تشریف آوری اور پرجوش و والہانہ استقبال

### گھانا میں حضور کے ورودِ مسعود، استقبال اور متعدد تقاریب کے مناظر ٹیلیویژن پر دکھائے گئے

جیسا کہ اسی پرچہ میں صفحہ ۲ پر مختصراً اطلاعات شائع ہو رہی ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں ایک ہفتہ تک نائیجیریا کا وسیع اور نہایت درجہ کامیاب دورہ فرمانے کے بعد ۱۸ اپریل کو گھانا کے دارالحکومت اکرا میں وارد فرما ہوئے تھے۔ اکرا کے فضائی مستقر پر گھانا کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے ہزاروں احمدی احباب، مملکت گھانا کے بعض وزراء حکومت کے اعلیٰ حکام و افسران، ملک کی ممتاز شخصیتوں اور کثیر التعداد دیگر معززین نے حضور کا نہایت پرجوش و والہانہ استقبال کیا اس موقع پر احباب جماعت کا (جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور فضائی مستقر کی طرف دلوانہ عشق کے بے پناہ جذبے کے تحت بے اختیار کھنچے چلے آئے تھے) جوش و خروش اور مسرت و شادمانی کا اظہار اپنی مثال آپ تھا۔

اکرا میں حضور نے جماعت کی طرف سے تعمیر ہونے والی ایک مسجد کا اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد نصب فرمایا سنگ بنیاد کی اس نہایت وسیع اور سنجیدہ و پُر وقار تقریب میں ملک کے مختلف سفارتی نمائندوں، مملکت گھانا کے وزیروں، حکومت کے اعلیٰ حکام و افسران نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حضور نے اس موقع پر اسلامی معاشرہ میں مساجد کی اہمیت اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے ان کے نہایت اہم کردار پر ایک ولولہ انگیز تقریر ارشاد فرمائی۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ کیبل گرام (مرسلہ ۱۲ اپریل) کے ذریعہ جو تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ اکرا میں حضور ایدہ اللہ نے گھانا کے سربراہ سے ملاقات فرمائی۔ بعد میں حضور اکرا سے اشانٹی ریجن کے صدر مقام کماسی تشریف لے گئے۔ کماسی اکرا سے قریباً ۱۷۰ میل جانب شمال واقع ہے۔ گھانا کی سائینسی اور ٹیکنیکل علوم کی مشہور و معروف یونیورسٹی کماسی میں ہی واقع ہے۔ اور اسے ملک بھر میں ایک اہم تعلیمی مرکز کی حیثیت حاصل ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت مخلص اور مضبوط جماعت قائم ہے۔ جماعت کماسی اور اس کے گرد و نواح کے علاقہ میں تین سیکنڈری سکول کامیابی سے چلا رہی ہے۔ اشانٹی ریجن کی جماعتہائے احمدیہ کے پریذیڈنٹ جناب الحاج الحسن عطاء صاحب ایم۔ بی۔ ای کماسی کے ہی رہنے والے ہیں۔ اور جماعت میں بفضلہ تعالیٰ معروف و متعارف ہیں۔ اس لئے کہ آپ گزشتہ سالوں میں تین دفعہ پاکستان تشریف لا کر جماعت احمدیہ پاکستان کے سالانہ جلسوں میں شرکت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

حضور جب اکرا سے کماسی تشریف لے گئے تو اشانٹی ریجن کی جماعتہائے احمدیہ کے مخلص و فدائی احباب نے کماسی پہنچ کر اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کا بہت پرجوش اور ولولہ انگیز طریق پر استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی گھانا کے دارالحکومت میں حضور کے ورود مسعود، پرنور استقبال اور دیگر تقاریب کے مناظر ٹیلیویژن پر دکھائے گئے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس اہم تاریخی تبلیغی دورہ کی غیر معمولی کامیابی اور اس کے مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور دیگر جملہ اہل قافلہ کو صحت و عافیت کے ساتھ اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے اور حضور شاندار کامیابی اور ظفر مندی کے ساتھ بخیر و عافیت اپنے خدام میں واپس تشریف لائیں۔

آمین اللہم آمین

## گھانا میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

### گھانا کے دارالحکومت اکرا میں ورود اور ایک مسجد کا سنگ بنیاد

(۱)

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، امیر مقامی ربوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام اکرا سے اپنے کیبل مرسلہ ۱۸ اپریل کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک ہفتہ تک نائیجیریا کا نہایت کامیاب تبلیغی دورہ فرمانے کے بعد ۱۸ اپریل کو ۱۱ بجے صبح لیگوس سے بذریعہ ہوائی جہاز گھانا کے دارالحکومت اکرا میں بخیریت پہنچ گئے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک

اکرا کے فضائی مستقر پر خوشیوں اور مسرتوں سے معمور و بھرپور دس ہزار احمدی احباب نے اپنے آقا ایدہ اللہ کا نہایت والہانہ اور پُرجوش استقبال کیا۔ وہ اپنی اس خوش بختی پر کہ انہیں اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی زیارت اور ملاقات کا انمول موقع میسر آ رہا ہے خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ استقبال کرنے والوں کی خوشی کا یہ عالم تھا کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہر طرف مسکراہٹیں ہی مسکراہٹیں بکھری ہوئی ہیں۔ اور احباب فرطِ مسرت سے جھوم رہے ہیں۔ حضور کا استقبال کرنے والوں میں مملکت گھانا کے بعض وزراء اعلیٰ حکام و افسران، نامور معزز شخصیتیں نیز کثیر التعداد معززین شہر بھی شامل تھے۔ علاوہ ازیں ریڈیو ٹیلی ویژن اور اخبارات کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ احمدی احباب کے جوش و خروش اور ان کی طرف سے مسرت و شادمانی کے والہانہ اظہار سے حضور بہت متاثر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لاتے ہوئے خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا آج کا دن بحمد اللہ تعالیٰ شادمانیوں اور مسرتوں کا دن ہے

حضور نے اکرا سے احباب جماعت کو محبت بھرا سلام بھجوایا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے حضور ایدہ اللہ کے اس تاریخی سفر کو اپنی غیر معمولی برکتوں سے نوازے اور غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے نہایت عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے اور اہل افریقہ کو قبول حق کی توفیق بخشے تا وہ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو کر انسانی شرف سے ہمکنار ہوں، جس کے وہ بجا طور پر مستحق ہیں اور اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر صحیح معنوں میں ترقی کرنے اور اس کے قرب کی راہوں کو طے کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور دیگر اہل قافلہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ حضور افریقہ میں اسلام کا بول بالا کر کے کامیابی اور ظفر مندی کے ساتھ بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں

آمین اللہم آمین

(۲)

اکرا - ۱۹ شہادت (بذریعہ کیبل گرام)

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اکرا سے اپنے کیبل مرسلہ ۱۹ اپریل کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گھانا کے دارالحکومت اکرا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر کی جانے والی ایک عالیشان مسجد کا سنگ بنیاد رکھا سنگ بنیاد کی اس تقریب میں گھانا کے ہزاروں ہزار مخلص و فدائی احباب کے علاوہ مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندوں، مملکت گھانا کے وزیروں، حکومت کے اعلیٰ حکام و افسران نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ یہ سنجیدہ و پُروقار تقریب اس لحاظ سے بہت پُر تاثیر تھی کہ گھانا کے مخلص و فدائی احباب اپنی اس خوش بختی پر

کہ انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ برحق کی زیارت کا خصوصی شرف حاصل ہو رہا ہے۔ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے اور اپنے جذبہ پر جوش کا اسلامی نعرے بلند کر کرکے بار بار اظہار کر رہے تھے۔ اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد نصب فرمانے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی معاشرہ میں مساجد کی اہمیت اور تعلیم و تربیت کے اعتبار سے ان کے نہایت اہم کردار پر ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ جس کے دوران احباب جماعت بار بار نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کرکے اپنے جذبات تشکر کا اظہار کرتے رہے وہ ساتھ کے ساتھ جاء المسیح جاء المسیح کے نعرے بھی بلند کر کے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے جاتے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ اسلام چار دانگ عالم میں پھیل رہا ہے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا یہ خدائی وعدہ بڑی شان اور آب و تاب سے پورا ہو رہا ہے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اسی موعودہ دور کے طفیل ہی خدا یہ دن لایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا موعود خلیفہ اور خلیفہ برحق ہزاروں ہزار میل کا سفر طے کر کے انہیں اپنی ملاقات کے شرف سے مشرف کرنے یہاں ورود فرما ہوا ہے۔ اور بہ نفس نفیس ان کے درمیان موجود ہے۔ اور اپنے روح پرور ارشادات سے انہیں برکت بخش رہا ہے۔

تقریر سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ آپ کے بعد محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے پتھر نصب کیا۔ پھر بعض مسلمان سفراء نیز امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا و مبلغ انچارج گھانا مشن مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب۔ گھانا کی جماعت ہائے احمدیہ کے پریذیڈنٹ مکرم جناب محمد آرتھر صاحب شمالی نائیجیریا میں واقع کچیا مقام کے مبلغ اسلام مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب اور حضور ایدہ اللہ کے ہم سفر ساتھیوں نے مشترکہ طور پر سنگ بنیاد نصب کئے۔ اس دوران میں ہزاروں ہزار احباب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں مصروف رہے چنانچہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی یہ تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان اختتام پذیر ہوئی۔

۱۸ اپریل کو اکرا کے ہوائی مستقر پر حضور ایدہ اللہ کے ورود مسعود اور ہزاروں ہزار احباب کی طرف سے حضور کے نہایت پرجوش اور والہانہ استقبال ... بڑی ... کئے گئے (باقی اگلے کالم پر نیچے) ۴

# غانا

## مغربی افریقہ کا وہ ملک جہاں حضور ایدہ اللہ دورہ فرما رہے ہیں

از محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق امیر و مبلغ انچارج غانا مغربی افریقہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ آجکل مغربی افریقہ کے ملک غانا کا دورہ فرما رہے ہیں۔ حضور کا قیام اس ملک میں ۲۷ اپریل تک ہوگا غانا کے متعلق بعض معلومات یہ ہیں:-

یہ ملک پہلے گولڈ کوسٹ کے نام سے موسوم تھا۔ رقبہ ۹۲ ہزار مربع میل ہے ۱۹۵۷ء سے قبل یہاں انگریزوں کی حکومت تھی۔ ۶ مارچ ۵۷ء کو آزاد ہوا۔

غانا کا ملک مندرجہ ذیل ریجنز میں منقسم ہے ۱۔ شمالی ریجن ۲۔ شمالی ریجن ۳۔ برونگ اہافو ریجن ۴۔ اشانٹی ریجن۔ ۵۔ مغربی ریجن۔ ۶۔ سنٹرل ریجن ۷۔ مشرقی ریجن ۸۔ ٹوگولینڈ ریجن غانا کے جنوب میں خلیج گنی مشرق میں ٹوگولینڈ شمال مغرب میں دریائے والٹا اور جنوبی حصہ کے مغربی حدود کے ساتھ آئیوری کوسٹ ہے۔

غانا کے اصل باشندے فینٹی، اشانٹی۔ ڈگومبا۔ ایوے۔ گا۔ والا اور موشی وغیرہ قبائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض ہاؤسہ نائیجیرین اور خلاقی لوگ بھی ہیں۔

۱۹۲۰ء میں ایک شخص یا تکو نامی اجو کرافہ گاؤں کا باشندہ تھا اور ان دنوں من کسیم Man Kessim بستی میں قیام پذیر تھا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ سفید لباسوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ اس نے اپنا یہ خواب ایک نائیجیرین افریقی مسلمان کو سنایا جن کا نام عبدالرحمن پیڈرو تھا۔ عبدالرحمن خواب سن کر کہنے لگے کہ میں نے انڈیا کے ایک مسلم مشن ہاؤس کے متعلق پڑھا ہے اور ان کی ایک شاخ لندن میں بھی ہے۔ یہ لوگ مختلف ملکوں میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ یوسف یا تکو نے یہ خواب چیف مہدی آپا (جو فینٹی قبیلہ کا چیف تھا) سے بیان کیا چیف مہدی آپا نے فینٹی مسلمانوں کو جو ارد گرد آباد تھے اپنے گاؤں اکرافو بلوایا وہاں فینٹی مسلمانوں کے اجتماع میں فیصلہ کیا گیا کہ جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان ایک مبلغ کیلئے لکھا جائے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مبلغ بھجوانے کے لئے لکھا گیا حضور رضی اللہ عنہ نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کو جو اس وقت انگلستان میں مبلغ تھے گولڈ کوسٹ جانے کا ارشاد فرمایا۔ اس کی تعمیل میں مارچ ۱۹۲۱ء میں گولڈ کوسٹ پہنچے۔ آپ نے یہاں تبلیغ کا کام شروع کیا آپ کی کوششوں اور برکت سے یہاں ایک جماعت قائم ہو گئی۔

۱۹۲۲ء میں حضور نے حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ کو بھجوایا اور بعد میں مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم بھی تشریف لے گئے ان ساتھیوں کی شبانہ روز کوششوں سے اس مشن نے ترقی کی یہاں تک کہ اب بفضلہ تعالیٰ پاکستان کے بعد سب سے بڑی جماعت غانا میں ہی ہے اور ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ غانا میں ۱۴ سکول ۱۶۱ مساجد ہیں اور ۲۰۰ سے زائد مقامات پر جماعتیں ہیں۔ مشن کا سالانہ بجٹ دس لاکھ روپے ہے ایک انگریزی اخبار Guidance بھی شائع ہوتا ہے۔ سارے ملک میں احمدیہ مشن کا گہرا اثر ہے اور عوام جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے معترف ہیں ایک موقع پر غانا کے ڈپٹی سپیکر نے بیان دیا کہ

"یہ امر ہمارے مشاہدہ میں آیا ہے کہ اگر جماعت احمدیہ اسلام کے احیاء اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی جدوجہد نہ کرتی تو اسلام مادیت کے تھپیڑوں میں کبھی کا ڈوب چکا ہوتا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں اسلام دنیا کے مختلف ممالک میں سربلندی حاصل کر رہا ہے۔ اور یہ کہنے میں مبالغہ نہ ہوگا کہ اس دور کی انسانی تاریخ کا سب سے اہم واقعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے"

سکولوں کا قیام جماعت احمدیہ کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کا اعتراف مصر کے ایک صحافی نے جو مغربی افریقہ کا دورہ کر کے آئے تھے جامعۃ الازہر کے ترجمان مجلہ الازھر کی جولائی ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں الاسلام فی غانا کے عنوان سے یوں کیا ہے:

"جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں تمام امور میں انتہائی طور پر کامیاب ہیں چنانچہ ان کے مدارس بھی کامیابی سے چل رہے ہیں باوجودیکہ ان مدارس کے تمام طلباء ان کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے" (ترجمہ از عربی)

غانا کے ابتدائی مبلغین حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ اور حضرت الحاج حکیم فضل الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم تھے ۱۹۳۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خاکسار (نذیر احمد مبشر) کو بھی اس ملک میں بھجوایا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لمبے عرصہ تک اس ملک میں اسلام کی خدمت کا موقع ملا ان مبلغین کے علاوہ ذیل میں از دیگر مبلغین کی فہرست دی جاتی ہے جنہوں نے اس ملک میں کام کیا یا کر رہے ہیں۔ مولوی عبدالخالق صاحب۔ ملک احسان اللہ صاحب مولوی بشارت احمد صاحب نسیم امروہوی۔ مولوی صالح محمد صاحب۔ مولوی عبدالحق انور صاحب۔ چوہدری عطاء اللہ صاحب۔ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر۔ صوفی محمد اسحٰق صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب شاہد۔ مولوی عبدالقدیر صاحب۔ مولوی محمد افضل قریشی صاحب۔ ملک خلیل احمد صاحب اختر۔ مولوی فضل الٰہی صاحب انوری۔ مولوی عبدالرشید صاحب رازی۔ مسعود احمد صاحب دہلوی۔ سید سفیر الدین احمد صاحب۔ قریشی فیروز محی الدین صاحب۔ مرزا لطف الرحمن صاحب۔ مولوی عبدالمالک صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب۔ مولوی عبدالحمید صاحب۔ بشیر احمد صاحب رشید پروفیسر محمد لطیف صاحب۔ سید محمد ہاشم صاحب بخاری مرحوم۔ پروفیسر نذیر احمد صاحب۔ مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری۔ قریشی مبارک احمد صاحب۔ سید الحکیم صاحب جوزا۔ آجکل مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج ہیں۔ اس ملک میں ان پاکستانی مبلغین کے علاوہ تیس کے قریب افریقن مبلغین بھی تبلیغ اسلام کے کام میں مصروف ہیں

فینٹی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کروایا جا رہا ہے مقامی طور پر بہت سا لٹریچر دوسری زبانوں میں بھی شائع کیا گیا ہے۔

غانا کے متعلق یہ مختصر امور پیش کرنے کے بعد احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس دورے کو غیر معمولی طور پر کامیاب و کامران فرمائے اور ادیان باطلہ پر اسلام کے غلبہ کے دن قریب سے قریب تر کر دے

آمین

---

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اپنے تار مرسلہ ۱۹ اپریل میں یہ اطلاع بھی دی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام ان ایام میں اپنے قادر و توانا ارحم الراحمین خدا کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں لگے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور حضور کے دیگر ہمراہیوں کا سفر و حضر میں ہر ہر قدم پر ہر آن حافظ و ناصر رہے۔ اور حضور اسی کی دی ہوئی توفیق اور تائید و نصرت کے ساتھ کامیاب و کامران واپس تشریف لائیں اور غلبۂ اسلام کے خدائی وعدے جلد تر شان اور آب و تاب سے پورے ہوں آمین

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے تاریخی دورہ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

## زیورک میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات۔ زیورک سے فرانکفورٹ کیلئے روانگی

## حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طرف سے احباب جماعت کے نام محبت بھر سلام اور دعاؤں کا تحفہ

—— ( ۱ ) ——

امیر مقامی زیورک جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنے خط محررہ ۹ر اپریل میں زیورک سے رقمطراز ہیں :-

آج یعنی ۸ر اپریل ۱۹۷۰ء کی مختصر رپورٹ ارسال خدمت ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور سیدہ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے پیارے امام کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں کہ حضور صحت و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

اللہ تعالےٰ کی مصلحتوں نے مغربی افریقہ جانے کا راستہ اور وقت تھوڑا سا تبدیل کر دیا اس سلسلے میں حضور نے بعض ہدایات دیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ جنیوا سے کرینگو تک جو تبدیلی ہوئی اللہ تعالےٰ اس میں برکت کے سامان رکھ دے اور اپنے فضل اور قدرت سے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

آج حضور نے ہماری نومسلم احمدی بہن لیلیٰ کو تقریباً ایک گھنٹہ تربیتی اور تبلیغی ارشادات سے نوازا۔ یہ بہن بہت مخلص صوم و صلوٰۃ کی پابند اور باحیا خاتون ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اسے اپنی صفات کا مظہر بنایا۔ اس لئے دین کا مقصد یہ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے پیدا کردہ انسان کی اپنی کسی غرض کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی خاطر خدمت کریں۔

دوپہر کے کھانے پر حضور نے شہد اور شہد کی مکھی کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شہد کی مکھی پھولوں سے رس حاصل کرتی ہے پھر اس میں کچھ اپنا حصہ جو ایک طرح کا اس کا اپنا دودھ ہے شامل کرتی ہے۔ تب جا کر صحیح معنوں میں شہد بنتا ہے۔ اس میدان میں تحقیق کے وسیع مواقع موجود ہیں۔ ہر پھول کا رس الگ تاثیر رکھتا ہے۔ اس پر یورپ میں بہت تحقیق ہو رہی ہے۔

شام کو حضور مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ زونن برگ تشریف لے گئے۔ شدید سردی تھی۔ یہاں سے جھیل جس کے کناروں پر زیورک واقع ہے دور دور تک نظر آتی ہے۔ حضور کچھ دیر قدرتِ الٰہی کے ان نظاروں کو دیکھ کر محظوظ ہوتے رہے اور اللہ تعالےٰ کی تسبیح فرماتے رہے۔ عشاء اور مغرب کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں نماز کے بعد مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام زیورک نے عرض کی کہ پوپ نے تو فیصلہ کیا ہے کہ برتھ کنٹرول کے لئے وقفہ یا Spacing تو کر سکتے ہیں دوائی استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ اسلام کا موقف کیا ہے۔ اور حضور کا کیا ارشاد ہے۔ فرمایا اسلام کا موقف بالکل واضح ہے اصل مقصدِ حیات وصالِ الٰہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بے شمار مقاصد موجود ہیں۔ بنیادی مقصد کے حصول کی خاطر بہت سی پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ اولاد سے تعلق رکھنے والا مقصد تو صرف ایک مقصد ہے۔ مقصدِ اعلیٰ نہیں ہے بلکہ مقصدِ حیات کے حصول کا ذریعہ اور حصہ ہے۔ اگر دو مقصد ٹکرا جائیں تو ارفع مقصد کی خاطر چھوٹے مقصد کو قربان کر دیا جائے گا۔ نیز جائز مقصد کے حصول کے لئے ذریعہ بھی جائز استعمال کرنا ہوگا۔ اسلام کی پابندی اصولی ہے۔

آج صبح تین بجے سے برفباری ہو رہی ہے اور اب گیارہ بجے ہیں یعنی پاکستان میں اس وقت شام کے تین بجے ہیں۔ ابھی تک برف پڑ رہی ہے محترمہ آپا کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ابھی ابھی اپنا ایک رؤیا سنایا ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سفر کے متعلق ہے حضور نے جب اس سفر کے سلسلہ میں دعا کی تحریک فرمائی تو کہتی ہیں کہ میں نے بہت دعا کی۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا تشریف لائے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہیں۔ اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیٹھی ہیں۔ میں پوچھتی ہوں کہ حضور جس دن حضرت صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائی تھیں تو میرے دل میں خیال آیا کہ اگر حضور کی تائی صاحبہ زندہ ہوتیں تو ان کو کتنی شرمندگی ہوتی کہ جس کو میں سوکھے ٹکڑے دیا کرتی تھی اللہ تعالےٰ نے اس کو کتنی برکت دی حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے ان کو وفات دے دی تاکہ شرمندگی سے بچ جائیں۔ پھر میں دوسرے کمرے میں گئی تو وہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مع حضرت بیگم صاحبہ تشریف فرما ہیں کہتی ہیں کہ خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان کی جگہ حضور اور حضرت بیگم صاحبہ سلمہا کو دیکھ کر کوئی تعجب نہیں۔ بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح ہی ہونا چاہئیے۔ اور اسے ایک نارمل بات سمجھا پھر میں دوسرے کمرے میں گئی تو آپا بے بی مجھے کہتی ہیں آپا کلثوم آؤ باتیں کریں۔ حضور کے لئے سادہ کھانا پکالیں۔ میں نے ہنس کر کہا پتہ نہیں آپ کی کیا مراد ہے۔ میرا سادہ کھانا تو یہ ہے یعنی مرغی کا گوشت اور آلو۔ اور بھنے ہوئے چاول۔ انہوں نے ہنس کر کہا کہ حضور بہت پسند فرمائیں گے۔

حضور کی تشریف آوری کے موقع پر ہم نے کھانے کا چارٹ بنایا تو ہم نے اپنی بساط کے مطابق کوشش کی کہ ہم حضور کی اور قافلے کی مہمان نوازی اچھی طرح کریں۔ خیال تھا کہ پیر کے دن سامان خرید یں گے۔ لیکن جب حضور کا جہاز جنیوا سے لنڈن اور لنڈن سے اچانک زیورک پہنچ گیا تو گھر میں کچھ نہ تھا۔ چنانچہ وہی کھانا پکانا پڑا جس کا خواب میں ذکر تھا۔

محترمہ آپا کلثوم صاحبہ نے سنایا ایک دن میں لیٹی ہوئی تھی کہ اچانک آواز آئی ناصر کی حفاظت کرو۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ محترمہ آپا کلثوم صاحبہ کا خواب اس سفر سے تعلق رکھتا ہے۔ دونوں میاں بیوی یعنی آپا جان اور محترم چوہدری صاحب اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس الٰہی سلوک کے حصہ دار ہیں جو اللہ تعالےٰ اپنے محبوب بندوں کے فدائیوں سے کیا کرتا ہے۔ محترم چوہدری صاحب بے حد دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ یہ ان کی محبت کا ثمرہ ہے اور اللہ تعالےٰ کا احسان کہ سب اپنوں بیگانوں میں عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ا[illegible] ہمسایوں سے ان کے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی بیماری کے ایام میں ایک مرتبہ ان کے بچے کی ہمسایوں نے دعوت کی کہ وہ ان کے ساتھ چند ہفتوں کے لئے زیورک سے باہر سیر و سیاحت میں شامل ہو۔ آپا جان کی طرف سے عذر کیا گیا کہ محترم چوہدری صاحب تو ہسپتال میں ہیں میں اکیلی ہوں۔ اس پر انہوں نے اپنا چھوٹا بچہ ان کے [illegible] چھوڑ دیا اور ان کا بچہ ساتھ لے گئے۔

ایک اور واقعہ سے بھی اس احترام کا اندازہ ہوتا ہے جو سوئٹزرلینڈ مشن کے لئے لوگوں کے دلوں میں ہے۔ محترم چوہدری صاحب نے بتایا کہ Migros (ایک مشہور سٹور) والے گھروں میں سامان کی Delivery نہیں دیتے۔ لیکن ہمارے ساتھ ان کا سلوک مختلف ہے۔ ہمیں سپیشل طور پر سامان پہنچا دیتے ہیں۔

ابھی ابھی حضور ایدہ اللہ مع خدام فرانکفورٹ جرمنی کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ احباب اور بہنیں اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کریں کہ وہ اپنی حفظ و امان کی چادر کا سایہ حضور کے سر پر کئے رکھے اور ہم خدام کو کما حقہٗ خدمت کی توفیق دے۔ اور حضور کو خیر و عافیت اور کامیابی کے ساتھ واپس لائے۔ آمین

احباب زیورک مشن کے امام برادرم محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور ان کی بیگم صاحبہ آپا کلثوم بیگم، محترم عبدالسلام صاحب جو تین چار روز اپنے کام سے رخصت لے کر حضور کی خدمت میں حاضر رہے محترم شیخ ناصر احمد صاحب۔ محترم اسحاق خلیل صاحب جو امام صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کے ساتھ خدمت میں مصروف رہے اور انہوں نے اپنی خوشی اور خوش قسمتی تصور فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت بیگم صاحبہ تمام جماعت کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں۔ اور سب کے لئے دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے خاص انعامات کا وارث بنائے۔ آمین

—— ( ۲ ) ——

امیر مقامی ربوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنے خط محررہ ۱۲ر اپریل میں زیورک سے رقمطراز ہیں :-

مورخہ ۹-۱۰ر اپریل ۱۹۷۰ء کی رپورٹ ارسال خدمت ہے

زیورک۔ کل یعنی ۹ر اپریل کو صبح صبح ہی برفباری شروع ہو گئی جو ۹ بجے تک جاری رہی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز برفباری کے دوران میں مشن ہاؤس کے باہر اور اندر اپنے خدام محترم امام مشتاق احمد صاحب باجوہ، چنانچہ [illegible]

عبدالسلام صاحب اور بچوں کی تعداد رہتی ہے۔ پھر تھوڑی دیر کے لئے حضور "بالی" کے سٹور میں تشریف لے گئے جو سارے یورپ میں مشہور ہے۔ جیسا کہ یہ نظارہ بار بار دیکھنے میں آتا ہے کہ حضور جہاں بھی تشریف لے جاتے ہیں بغیر بتائے کے اور اعلان کے جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل کچھ اس طرح حضور پر سایہ فگن ہے کہ اس کے خاص نصرت سے دنیا خود بخود حضور کی طرف کھچے چلے آتے ہیں اور جہاں سارا وقت گاہکوں کا تانتا بندھا رہتا ہے سٹور کا مالک یا مینجر اپنے شعور اور وجدان سے محسوس کر لیتا ہے کہ یہ آنے والے غیر معمولی شخصیت کے مالک ہیں۔ چنانچہ حضور جس وقت سٹور میں داخل ہوئے اس کے ڈائریکٹر نے نہایت ادب اور احترام کے ساتھ درخواست کی کہ وزیٹر بک میں جس پر K. I. PA کے دستخط ہیں مہربانی فرما کر دستخط فرمائیں۔ حضور نے ان کی درخواست منظور فرمائی اور دستخط فرمائے جو اردو میں تھے۔

کھانے کے بعد روانگی ہوئی۔ حضور نے دعا فرمائی اور مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے ٹرین ایک بجکر چودہ منٹ پر روانہ ہونی تھی عین وقت پر سٹیشن پر پہنچے۔ محترم ڈاکٹر عزالدین حسن اور ڈاکٹر اسماعیل حسن بھی سٹیشن پر موجود تھے۔ روانگی سے قبل حضور نے دعا کی جس میں سب موجود دوست شامل ہوئے۔ ایک چھوٹے سے کمرے میں جس میں چھ سیٹیں تھیں جگہ ریزرو تھی۔ سارا راستہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت اور پیار اور دلداری کے جو نظارے ہم خدام نے بار بار دیکھے اس پر ہم دل ہی دل میں دعائیں کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے شفیق آقا اور امام کو اپنے ارادوں میں کامیاب فرمائے اور ان کا سایہ ہم سب کے لئے بلکہ ساری دنیا کے لئے لمبا کر دے۔ برادرم سلیم ناصر صاحب بتاتے ہیں کہ مشن ہاؤس سے سٹیشن تک سارا راستہ حضور بلند آواز سے دعا کرتے رہے۔

جس راستے سے گاڑی گزرتی ہے وہ بہت پُرفضا ہے۔ اور دلفریب نظاروں سے بھرا پڑا ہے۔ زیورک کے بعد Basel آتا ہے۔ باسل بھی دراصل دو ہیں۔ ایک سوئٹزرلینڈ میں ہے اور دوسرا جرمنی میں ہے ۳ بجکر ۲۲ منٹ پر بعد از دوپہر یعنی پاکستان کے وقت کے مطابق سات بجکر ۲۲ منٹ پر فرائی برگ Freiburg پہنچے۔ راستہ دریائے Rhine کے ساتھ ساتھ اور Black Forest کے پہلو بہ پہلو چلتا ہے۔ جگہ جگہ برف کے میدان نظر آ رہے ہیں۔ جرمنی پہنچ کر ذرا برف کم ہو گئی۔ پھر بالکل غائب ہو گئی۔ اس علاقہ میں حضور پُرنور اپنے طالب علمی کے زمانہ میں سیاحت کر چکے ہیں فرائی برگ کے نواح میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر ایک قلعہ بھی ہے جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بطور Paying Guest رہ چکے ہیں۔ اس کا مالک ایک ایک دفعہ یورپ کو دس دس لاکھ مارک بطور نذرانہ دے دیا کرتا تھا۔ لیکن حضور کی طالب علمی کے زمانہ میں ان لوگوں کی وہ حالت نہ رہی تھی۔ اور جہاں پہلے ان کے پچاس ساٹھ ملازم ہوا کرتے تھے اب صرف پانچ چھ ملازم تھے اور یہ لوگ Paying Guest رکھنے پر مجبور ہو چکے تھے۔ راستے میں ہائیڈل برگ Heidelberg آتا ہے جو عالمی شہرت کی قدیم یونیورسٹی کی سیٹ ہے۔ یہاں ۴ بجکر ۵۲ منٹ یعنی پاکستان کے وقت کے مطابق شام کو ۸ بجکر ۵۲ منٹ پر پہنچ گئے اور فرینکفورٹ ۵ بجکر ۵۴ منٹ پر پہنچے سٹیشن پر امام مسعود احمد صاحب جہلمی کی قیادت میں فرینکفورٹ کی جماعت حضور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔ حضور کے پروگرام میں پہلے فرینکفورٹ شامل نہیں تھا اس غیر متوقع اور اچانک تبدیلی پر فرینکفورٹ کے احباب پھولے نہیں سماتے تھے۔ خصوصاً ڈاکٹر عبد الہادی اتالو کیوسی جو مسجد نور میں اپنے آقا کے لئے ہمہ تن انتظار تھے فرطِ جذبات سے بچوں کی طرح اس عاجز سے لپٹ گئے اور آبدیدہ ہو کر کہنے لگے کہ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ ہمارا پیارا امام آج ہمارا مہمان ہے

مسجد اور مشن ہاؤس نہایت پُرفضا جگہ پر واقع ہے اور تثلیث کے مرکز میں توحید کا علم بلند کئے ہوئے ہے حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد میں دیر تک امام صاحب اور نائب امام صاحب کا جرمن زبان کا امتحان لیتے رہے۔ پھر فرمایا کہ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ جرمن زبان اور دیگر زبانوں کے ماہر پیدا کرے۔ آج صبح یعنی ۱۰ اپریل کو پھر یہی بات حضور نے اور رنگ میں بیان فرمائی۔ جب ہمارے نہایت مخلص اور قابل جرمن بھائی محمود اسماعیل صاحب نے خواہش ظاہر کی کہ وہ مرکز میں کچھ عرصہ کے لئے آنا چاہتے ہیں حضور نے فرمایا جب آپ کی یونیورسٹی کی تعلیم ختم ہو جائے تو ربوہ آ کر جرمن اور فرانسیسی زبان دن رات محنت کر کے پڑھائیں۔ پاکستانی دوست بھی زبان سیکھیں اتنی نہیں کہ جتنی آپ کو ضرورت ہے بلکہ اتنی جتنی قوم کو ضرورت ہے۔ ہمبرگ سے محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب اور محترم ملک عطاء الرحمٰن صاحب بھی پہنچ گئے۔ ان کے علاوہ جرمن۔ عرب۔ انڈونیشین احمدی دوست اپنے آقا کے دیدار سے مشرف ہونے کے لئے جمعہ کی نماز سے قبل ہی جمع ہونے شروع ہو گئے ان کے علاوہ کریم الدین احمد قاسمی صاحب۔ میر صفی اللہ صاحب۔ محمد رفیق صاحب۔ عزیز احمد صاحب عبد الحق خالد صاحب۔ مرزا منصور احمد صاحب زاہدی صاحب انڈونیشین۔ مرزا محمود احمد صاحب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ مسٹر Hoels نے جمعہ ہمارے ساتھ پڑھا لیکن گم سم بیٹھے رہے۔ حضور کے سامنے ان کو پیش کیا گیا تو حضور نے خود نہایت محبت بھرے لہجے میں دریافت فرمایا کہ کیا آپ خوش ہیں کہنے لگے کہ لوگ دھوکا دینے کی تلقین کرتے ہیں۔ فرمایا یہ اس لئے ہے کہ لوگ انسان کا احترام نہیں کرتے انسان کا احترام تو صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بتایا گیا کہ مسٹر ہولس شاعر ہیں لیکن اب شاعری چھوڑ دی ہے پہلے نشہ کھاتے تھے اب نشہ بھی ترک کر دیا ہے حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت دے نیز ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ انسان نشے سے زیادہ طاقتور ہے۔ لیکن اسے یہ طاقت بھی حاصل ہے کہ وہ اپنے آپ کو ضائع کرے۔ گناہ کی تعریف یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو انسانیت کی صلاحیتوں (جسمانی ذہنی اخلاقی اور روحانی) کی صحیح نشوونما میں مانع ہو گناہ ہے اور وہ ممد ہو تو ثواب ہے کبھی کبھی انسان اپنا آپ دشمن بھی ہوتا ہے یہی آفاتِ نفس کہلاتی ہیں۔

محمود اسماعیل صاحب ہمارے جرمن بھائی نے عرض کیا کہ حضور امنِ عالم کی کیا امید ہے۔ فرمایا امن کی امید آپ خود ہیں جو پاکیزگی کا جامہ پہنے اس گند میں پیدا ہوئے اور اب اس گند کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ بے شمار ایسے نمونے عطا کرے گا۔ آپ ہی بہتر انسانیت کے بہتر نمائندے ہیں۔ جمعہ کی نماز کے بعد حضور چھ گھنٹے تک تشریف فرما رہے اور جرمن اور عرب بھائیوں سے نہایت شفقت اور محبت سے تبلیغی اور تربیتی امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس کی رپورٹ مرتبہ مکرم قاضی نعیم الدین صاحب مشنری فرینکفورٹ ارسال خدمت ہے۔

موسم یہاں بھی سخت ٹھنڈا ہے آج صبح ۹ بجے تک برفباری ہوتی۔ کل صبح انشاء اللہ ۱۱ اپریل کو بوقت دس بجے صبح بذریعہ لفٹ ہانزا (جرمن ایر سروس) فرینکفورٹ سے لیگوس کے لئے نائیجیریا روانہ ہوں گے۔ اس وقت پاکستان میں دو بجے کا عمل ہوگا۔ لیگوس میں مقامی وقت کے مطابق چار بجکر دس منٹ شام اور پاکستانی وقت کے مطابق ۸ بجکر دس منٹ پر انشاء اللہ پہنچیں گے۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن سفر کی کوفت اور نیند کم ملنے کے باعث تکان ضرور ہے۔ احباب دردِ دل سے اپنے پیارے امام کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو مع خدام خیریت سے واپس لائے اور اسلام اور احمدیت کے حق میں اس سفر کو بابرکت بنائے۔ حضور ایدہ اللہ تمام جماعت کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں۔

---

## وقفِ جدید کے تحت

# تبلیغِ اسلام کیلئے مزید واقفین کی ضرورت

تبلیغِ اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے اور جملہ مسلمانوں میں تعلیم و تربیت کے کام کو وسیع کرنے کے لئے وقفِ جدید کے ذریعہ جو کام ہو رہا ہے اس میں مزید توسیع کے لئے ایسے چند نوجوان یا ادھیڑ عمر کے واقفین کی ضرورت ہے جن میں خدمتِ دین کا شوق ہو اور اسلامی تعلیم سے واقفیت رکھتے ہوں اور مرکز کے حکم پر ہندوستان کے کسی بھی علاقہ میں کام کرنے کو تیار ہوں۔

منظور کردہ معیار کے مطابق ایسے احباب میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہوں اور ہندی لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ وقف منظور ہونے پر کچھ عرصہ مرکز میں ٹریننگ میں کامیاب ہونے پر ۹۰-۴-۱۳۰ کے گریڈ میں ماہوار گزارہ دیا جائے گا۔

جو احباب خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں مع کوائفِ تعلیمی اور خدمتِ سلسلہ کے سابق تجربہ کے صدر جماعت یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔ مہربانی کر کے امراء و صدر صاحبان، مبلغین اور معلمینِ کرام بھی اپنی اپنی جماعتوں میں وقف کے لئے دوستوں کو تحریک کریں۔ اور تبلیغِ اسلام کے کام کی اہمیت بتا کر خاص طور پر پڑھے لکھے نوجوانوں کو اس خدمت کے لئے آمادہ کریں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

---

## سوانح حیات حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ

زیر ترتیب ہے جو دوست قابلِ اندراج تاثرات بھجوا سکتے ہوں جلد مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحابِ احمد قادیان کو بھجوا دیں۔ ممنون ہونگا

خاکسار علی محمد الٰہ دین۔ الٰہ دین بلڈنگس سکندر آباد۔ آندھرا

# قرآن مجید اور علوم جدیدہ

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل نائب ناظر تالیف وتصنیف قادیان

قرآن کریم جملہ آسمانی کتب کے بعد آنے والی اور سب سے چھوٹی کتاب ہے مگر اپنی کاملیت وجامعیت کے لحاظ سے کوئی دوسری کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اگرچہ وہ مذہبی کتاب ہے مگر اس میں اللہ تعالیٰ نے قانون قدرت کی علمی باتیں اور آئندہ معرض ظہور میں آنے والی مخترعات نو ایجادات اور ریسرچ کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والی باتوں وچیزوں کو نظر انداز نہیں کیا۔ بلکہ ان کا ایسے رنگ میں ذکر کیا ہے کہ وہ مذہب کے لئے ایک زبردست تائیدی نشان بن گئی ہیں۔

دراصل بات یہ ہے کہ حقیقی مذہب خدا کا قول ہے اور باقی تمام چیزیں جن کا کسی نہ کسی رنگ میں کائنات عالم سے تعلق ہے اس کے فعل ہیں فعل سے تعلق رکھتی ہیں اور اس کی ہستی کا زبردست ثبوت ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جابجا ان کو قرآن کریم میں پیش کر کے مذہب کا حصہ بنا دیا ہے۔ پس جس طرح اس کا الہام قرآن کریم اس کی ہستی کا اعلیٰ درجہ کا ثبوت ہے اسی طرح قانون قدرت سے متعلق باتیں وچیزیں اور علوم بھی اس کی ہستی پر دال ہیں

آجکل چونکہ زیادہ تر علوم جدیدہ کی تحقیق و تدقیق، نئی ایجادات واختراعات اور تسخیر کائنات کا چرچا ہے اور ان چیزوں کو بڑی اہمیت حاصل ہوگئی ہے لہٰذا ہم بھی قرآن کریم کے ذریعہ سے ان میں سے بعض کا ذکر قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے کرنا چاہتے ہیں۔ ذیل میں ہم وہ باتیں جن کا ذکر سابقہ صحف میں نہیں بلکہ ان کو قرآن کریم نے ہی چودہ سو سال قبل زمانہ جاہلیت میں بیان کیا تھا پیش کر کے اس جہت سے بھی قرآن کریم کی برتری کا ثبوت دینگے کہ قرآن کریم نے جہاں مذہب کے مقاصد کی تکمیل کی ہے وہاں اس نے ان امور کو بیان کر کے اسے چار چاند لگا دئے ہیں اور اس کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے یہ زندہ کتاب کا کمال ہے اس کے ایسے نشانات ایک خاص مقصد ومنصوبہ کے تحت بیان کئے گئے ہیں تاکہ انسان کی دنیا بھی اسی کے دین کا حصہ بن جاوے۔ اور وہ کسی لحاظ سے بھی پیچھے نہ رہے۔ اس کا یہ کام نہایت حیران کن ہے قرآن کریم کا اسلوب بیان ایسا رکھا گیا ہے کہ اس کے اندر بیان کئے گئے پوشیدہ علوم اپنے اپنے وقت پر سامنے آنے لگ جاتے ہیں اور اس کے حسن کو نمایاں کر دیتے ہیں۔ یہ قرآن کا اعجاز ہے جو قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا کلام ثابت کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ کسی انسانی طاقت کا کام نہیں۔ اس کا بنیادی وسب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ قطعی طور پر فیصلہ کن دلائل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دے کر دنیا کو اپنی طرف کھینچے اور باطل والحاد کا دنیا سے خاتمہ کرے۔

(۱) ہم نے اپنے ایک گزشتہ مضمون میں فضائی تسخیر اور کروں پر انسان کی رسائی کے بارہ میں کچھ عرض کیا تھا اور بتایا تھا کہ بالائی فضائی تسخیر قرآن کریم کے نزدیک قطعی ممکن ہے۔ اور اس بات کا بھی ذکر کیا تھا کہ سماوی کرے اور ہماری زمین ایک ہی چیز ہیں۔ اور ان کروں میں بھی قرآن کریم نے ذوی العقول قسم کے جانداروں کو تسلیم کر کے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ وہ کسی وقت آپس میں میل ملاپ کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے ہم نے قرآنی آیت وَمِنْ آيَاتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ (سورۃ شوریٰ ع ۲۹) پیش کی تھی کہ خدا کی ہستی کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے اندر جاندار مخلوق ہے پیدا کیا ہے۔ اور وہ ان کو آپس میں ملانے پر بھی قادر ہے۔ وہ جب چاہے گا ان کو ملا کر اکٹھا کر دیگا اس آیت میں تسخیر کائنات کے امکان کا ذکر کیا ہے۔ اور اس طرف بھی کہ وقت آئے گا جب کہ راکٹ ایجاد ہوں گے اور ان کے ذریعہ سے یہ سب کائنات مسخر ہوگی۔ چنانچہ فرمایا اذا الکواکب انتثرت میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ وہ راکٹ کثرت فضا میں گھومیں گے۔ اور اس کام کو سر انجام دیں گے۔ اور دنیا خدا کی قدرتوں کو بچشم خود دیکھے گی اور جلوہ افروزیوں کا مشاہدہ کرے گی۔ بہرحال ان آیات میں راکٹ سازی کی ایجاد کا نمایاں بیان ہے۔ جو خالص علم غیب سے تعلق رکھتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا ہی خاصہ ہے۔ اس نے یہ بتایا تھا کہ انسان فضا وخلا اور کروں وسیاروں کو مسخر کرے گا اور یہ کام خدا اللہ کی عین منشاء کے مطابق ہوگا اور اسلام کی صداقت وبرتری کا بھی ثبوت ہوگا۔

(۲) فرمایا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (انبیاء) کہ ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ دوسری طرف اس حقیقت کا بھی اظہار کیا ہے کہ آسمان کی ابتدائی حالتوں میں ایک حالت اس کی گیس کی تھی چنانچہ فرمایا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ (حم) کہ خدا تعالیٰ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اس وقت وہ بالکل گیس کی حالت میں تھا۔

(۳) فرمایا وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (یٰسین ع۳) کہ سورج اپنے محور کے گرد چکر لگا رہا ہے ہمارا آیت کے یہ بھی معنی ہیں کہ سورج ایک مقررہ جگہ کی طرف چلا جا رہا ہے۔ قرآن کریم نے ایسا لفظ رکھا ہے جو دونوں معنوں کا متحمل ہے۔ نیز اس کے بعد فرمایا کہ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ کہ چاند اور سورج نیز سیارے سب کے سب ایک مقررہ راستہ پر نہایت سہولت وتیزی سے گامزن ہیں۔

(۴) ایک آیت میں فرمایا وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ کہ آسمان کے اندر خدا تعالیٰ نے راستے رکھے ہیں اور یہ بھی اس کی قدرت کا نمونہ ہیں جن سے انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

(۵) فرمایا وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ (ذاریات ۵۰) کہ ہم نے تمام مخلوقات میں زوجیت کا نظام رکھا ہے سب چیزیں جوڑا جوڑا ہیں تاکہ وہ اس نظام کی مناسبت کا ذریعہ بنیں۔ آج سائنسی تحقیقات نے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچا دی ہے کہ مادیات میں سے کوئی چیز بھی جوڑا سے خالی نہیں۔

(۶) ٹیپ ریکارڈ کی ایجاد آج ہوئی ہے مگر قرآن کریم نے چودہ سو برس قبل سے اس کا اظہار کر دیا ہوا ہے کہ قدرت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ٹیپ ریکارڈ کا سلسلہ چل رہا ہے۔ اللہ نے نے انسان کو ایک ٹیپ ریکارڈ بنایا اور پھر اس کے علاوہ بھی ریکارڈ قائم کرتا چلا جاتا ہے فرماتا ہے کہ ہم قیامت کو کہیں گے۔ اعمالنامے پیش کر کے اتمام حجت کریں گے هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (جاثیہ ع۲) کہ ہم لوگوں کو کہیں گے کہ دیکھو یہ ہماری کتاب ہے تمہارے خلاف بچی سچی شہادت دے رہی ہے جو کچھ تم عمل کرتے تھے ہم اسے لکھتے چلے جاتے تھے اور ریکارڈ تیار کرتے رہتے تھے۔ آج ٹیپ ریکارڈ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

(۷) اسی طرح آلات نشریات کی ایجاد بھی ہے کے متعلق فرمایا وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا (مرسلات) کہ میں دنیا میں خبریں وعلوم نشر کرنے والے آلات نشر کو بھی بطور شہادت کے پیش کرتا ہوں جو اسلامی علوم وقرآنی حقائق ومعارف کو دنیا میں پھیلا دیں گے۔ آج یہ آلات دشمنان اسلام کے کام آنے والے ہیں۔

(۸) آلات حرب کی غیر معمولی ایجادوں کے متعلق فرمایا اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا (واقعہ ع ۱) یعنی جب نہ ٹلنے والی قیامت گھڑی آجائے گی تو توپ ایجاد ہو جائے گی جو اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر کو پھینکے گی جس وقت کہ زمین کو ہلا دیا جائے گا اور اس کے ذریعہ سے پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیا جائیگا ایسے ہو جائیں گے جیسے ہوا میں چاروں طرف اڑنے والے ذرات۔

(۹) بموں کی ایجاد کی طرف اشارہ اور جنگوں کا مہیب نظارہ یوں کھینچا ہے فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ۔ یعنی جب آسمان پھٹے گا اور سرخ چمڑے کی طرح ہو جائے گا۔ وہ آخری فیصلہ کی گھڑی ہو گی۔ اس میں ہے کہ آسمان پر بم پھٹیں گے اور قوموں کا فیصلہ جنگ عظیم کے ذریعے ہوگا۔ اس جگہ ظرف بول کر مراد مظروف لیا گیا ہے۔ یعنی نام تو آسمان کا لیا مگر اس سے مراد بم ہیں۔

(۱۰) توپ سیٹی بجانے والی کان پھاڑنے والے بم۔ ریل جہاز ... قرآن کریم نے یوں بیان کر رکھا ہے ... جاءت الصاخۃ (سورۃ عبس ع۱) کہ یہ بھی تو سوچو کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ کان پھاڑنے والی ایجادات کے ذریعہ سے تم پر قیامت خیز مصیبت آئے گی کہ کسی کو کسی کی ہوش نہ رہے گی۔ یہی ایجادات تمہاری تباہی کا باعث بن جائیں گی۔ قرآن کریم میں سواریوں کے ذکر کے تحت فرمایا وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کہ خدا تعالیٰ سواریاں بھی پیدا کرے گا جن کا ابھی تمہیں علم نہیں۔

(۱۱) ریسرچ کی کشش فرعون کی لاش جسے خدا نے تباہ کیا تھا اور اپنی ... دریا تھا اس کی لاش کو خدا نے محفوظ رکھا قرآن کریم کے نزول کے وقت کسی انسان کو کی لاش کا علم نہ تھا خدا تعالیٰ نے اس کا علم قرآن کریم کے ذریعہ سے دے کر اسے دنیا کی عبرت کے لئے پیش کر دیا فرمایا اَلْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ (یونس ع۹)

یعنی جب غرق ہونے کے وقت فرعون نے ایمان کا اظہار کیا تو ہم نے اسے کہا کہ آج ہم تیرے بدن کے بقا کے ذریعہ سے تجھے رکھیں گے تاکہ تیرے بعد آنے والے سمجھ کر تجھ سے عبرت حاصل کریں

(باقی ...)

# ہمارا شعار —— علم اور قرآن

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں ۔ قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
(مسیح موعودؑ)

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیفؔ ۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

مسند ابی حنیفہ میں حضرت اُمّ ہانی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرمایا:-

یا عائشہ لیکن شعارک العلم و القرآن (مسند ابی حنیفہ کتاب العلم روایت ۳۲)

اے عائشہ تیرا شعار علم اور قرآن ہونا چاہئیے۔ شعار کے معنی ہیں لباس، علامت، اور وہ کلمہ جسے فوج سرّ اللیل (Code Word) کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حضرت عائشہ کی وساطت سے ہر مسلمان کے لئے ہے۔ ہمارا امتیازی وصف اور اوڑھنا بچھونا علم ہونا چاہئیے۔ علم کے معنے دانستن کے ہیں یعنی جاننا، آگہی، معرفت۔ علم اور تعلیم میں بعض نے فرق کیا ہے۔ چند کتابوں کو پڑھ لینے یا ڈگری حاصل کر لینے سے تعلیم تو حاصل ہو گئی لیکن اگر دل و دماغ میں روشنی پیدا نہیں ہوئی آگہی نصیب نہیں ہوئی۔ تفقہ یعنی سمجھ اور حکمت نہیں آئی۔ زندگی گزارنے کا ڈھب نہیں آیا تو علم حاصل نہیں ہوا۔ اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا نظریہ یہی ہے کہ علم وہ ہے جو نورِ فراست عطا کرتا ہے۔ جو دل و دماغ کو روشنی بخشتا ہے۔ مامورِ زمانہ حضرت مسیح پاک فرماتے ہیں ؎

علم آں بود کہ نورِ فراست رفیقِ اوست
ایں علمِ تیرہ را بپشیزے نہ مے خرم

کہ علم تو وہ ہے جس کے نتیجہ میں فراست کا نور حاصل ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس تاریک علم کو تو میں ایک پیسے کے عوض بھی نہیں خریدتا

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں ؎

دو چیز است چو ماں دنیا و دیں
دلِ روشن و دیدۂ دور بیں

کہ دو چیزیں دین و دنیا کا ستون ہیں۔ ایک روشن دل اور دوسری دور بین آنکھ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے ابتدائی ایام خلافت میں جلسہ سالانہ ۱۹۱۵ء کے موقع پر جماعت کو تحصیل علم کے لئے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا:-

"دنیا کے علم کے واسطے اس قدر کوشش کی جاتی ہے تو دین کے علم کے لئے کتنی کوشش کی ضرورت

ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے .... اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عالم جو عابد ہو جاہل عابد سے بڑھ کر ہوتا ہے۔" (انوار خلافت صفحہ ۱۰۲)

حضرت عائشہؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تاکید فرمائی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت عائشہؓ نے قرآن، حدیث، فقہ اور ادب کا علم حاصل کیا۔ اور ان سب علوم میں آپ کی رائے کو سند مانا جانے لگا۔ امام جلال الدین سیوطیؒ نے ایک رسالہ تصنیف کیا جس کا نام عین الاصابہ فیما استدرکتہ السیدۃ عائشہ علی الصحابہؓ یعنی وہ مسائل جن میں حضرت عائشہؓ کی رائے صحابہؓ کے بالمقابل صحیح اور ممتاز ہے۔ اور یہ رسالہ دراصل خلاصہ ہے امام بدر الدین زرکشی کی کتاب کا جس کا نام ہے کتاب الاجابۃ لایراد ما استدرکتہ عائشہؓ علی الصحابہؓ

مستدرک میں حاکم نے حضرت عائشہؓ کی علمی فضیلت اور وسعت کے بارے میں مختلف آراء درج کی ہیں ان میں سے دو آراء یہاں نقل کی جاتی ہیں۔ حاکم عطاء سے روایت کرتے ہیں کانت عائشۃ افقہ الناس واعلم الناس واحسن الناس رایا فی العامۃ کہ حضرت عائشہ سب سے زیادہ فقیہہ سب سے زیادہ عالم اور صحیح رائے کی حامل تھیں امام صاحب کا قول درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں

لو جمع الناس کلھم ثم علم ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکانت عائشۃ اوسعھم علما

کہ اگر تمام لوگوں کا علم اور ازواج مطہراتؓ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور حضرت عائشہؓ کا علم دوسرے پلڑے میں تو عائشہؓ کے علم کا پلڑا بھاری ہوگا۔ اگر اس کی تفصیل دیکھنی ہو تو امام سیوطی کی یہ کتاب مطالعہ کیجئے۔

راقم الحروف نے حضرت مصلح موعود سے سنا۔ آپؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے قرآن اور دین کا علم سکھایا۔ لیکن حدیث کو پڑھتے وقت جب عن عائشہ آتا ہے تو میں

ہوشیار ہو جاتا ہوں کہ یہاں کوئی اہم علمی نکتہ بیان ہوگا۔ یہاں کوئی رازِ دین کھولا جائے گا

حضرت عائشہؓ نے حضور کے اس ارشاد پر اس طرح عمل کیا کہ آج امت ان سے علمی اور دینی راہ نمائی حاصل کرتی ہے اور اس ارشاد پر عمل صرف حضرت عائشہ نے ہی نہیں کیا مسلمانوں نے علمی دنیا میں جو کارنامے سرانجام دئے وہ مسلمانوں کے لئے سرمایۂ افتخار ہیں۔ لیکن صادق و مصدوق نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ایک زمانہ آئیگا جب علم اُٹھ جائے گا حضور نے فرمایا:-

یا ایھا الناس خذوا من العلم قبل ان یقبض العلم وقبل ان یرفع (کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۰۱)

اے لوگو! علم حاصل کرو پیشتر اس کے کہ علم قبض کر لیا جائے قبل اس کے کہ علم اٹھا لیا جائے۔ علم اٹھ جانے کے متعلق حدیث ترمذی ابواب العلم باب ما جاء فی ذھاب العلم میں ابو درداء سے مروی ہے اور اس حدیث میں علم کے اٹھ جانے کی ایک علامت بھی بیان کی گئی ہے فرمایا:-

ان شئت لاحدثنک باول علم یرفع من الناس الخشوع یوشک ان تدخل مسجد الجامع فلا تری فیہ رجلا خاشعاً

کہ پہلا علم جو اٹھایا جائے گا وہ خشوع ہوگا جامع مسجد میں جاؤ گے تو ایک آدمی بھی خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے والا نہیں ملے گا معلوم ہوا دینی علم بغیر نیکی اور تقویٰ کے حاصل نہیں ہو سکتا اور معرفتِ خداوندی، نورِ فراست بجز خشوع و خضوع نصیب نہیں ہوتا۔ اور اگر خشوع کی دولت نصیب نہیں تو پھر علم خداوندی بھی سطحانہ ہوگا یہ حدیث ابن ماجہ باب ذھاب القرآن والعلم میں بھی مختلف الفاظ کے ساتھ آئی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:-

"علم ایک بہت اچھی چیز ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ آج بتاتا ہوں کہ علم بغیر خشیت اور تقوےٰ کے ایک لعنت ہے" (انوار خلافت صفحہ ۱۰۳)

مسند ابی حنیفہ جو مکتبہ ربیع حلب کی شائع شدہ ہے اس کے مقدمہ میں ایک حدیث درج کی گئی ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ لو کان العلم عند الثریا لنالہ رجال من ابناء الفارس متفق علیہ (مقدمہ صفحہ ۵)

کہ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ اگر علم ثریا کے قریب بھی چلا گیا تو اسے ابناء فارس کے جواں ہمت پھر واپس لائیں گے۔ اکثر احادیث میں ایمان کے الفاظ آئے ہیں۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ یہاں جو علم مراد ہے وہ قرآن ہی کا علم ہے جو صحیح ایمان کے مترادف ہے۔

ہماری جماعت کا یہ ایمان ہے کہ ایمان کو واپس لانے والے رجل فارس حضرت مرزا غلام احمد مسیح زمانؑ ہیں۔ اور اس حدیث میں رجال آیا ہے جو رجل کی جمع ہے اور مسیح موعودؑ کی پیشگوئی ہے کہ

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱)

اور حقیقت یہ ہے کہ آج کی دنیا میں کوئی قوم اس وقت تک اقوامِ عالم میں اپنا مقام پیدا نہیں کر سکتی جب تک وہ دنیا میں اپنی علمی برتری کو ثابت نہ کر سکے۔ اور علوم کا سرچشمہ خدا کی کتاب اور اس کے رسول کے ارشادات ہیں جس کی طرف آج جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بلا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا:-

"آجکل ہمیں ضلالت اور گمراہی کا جو دور دورہ نظر آتا ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگوں کی نظر میں قرآن شریف کی عزت اور عظمت باقی نہیں رہی۔ دینی اور دنیوی فلسفوں سے مرعوب ہو کر لوگ کمالاتِ قرآنی سے غافل ہو چکے ہیں۔ اور یقین جانئے کہ وہ خدا جس کے ہاتھ میں نجات ہے اور جس کی رضا میں انسان کا دائمی خوشحالی ہے وہ قرآن کی اتباع کے بغیر ہرگز نہیں مل سکتا۔ پس میں آج پھر دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کا پڑھنا اور اس کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے ازحد ضروری ہے۔" (الفضل ۱۷ اگست ۱۹۶۶ء)

حضور کی یہ خواہش ہے کہ جماعت کا ہر فرد قرآن کا علم حاصل کرے۔ جماعت احمدیہ قرآن کی جو خدمت کر رہی ہے اس کے غیر زبانوں میں تراجم کر کے شائع کر رہی ہے اس کے دشمن بھی معترف ہیں لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کے ہر فرد کا شعار قرآن ہو جائے۔ قرآن کا علم ہر احمدی کا امتیاز ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کے بارہ میں جو کچھ کہا اور جتنا کچھ کہا وہ بھی ہمیں اس طرف متوجہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سلسلہ کے مخالف تھے لیکن بانیٔ سلسلہ کے اس شعر کو وعظوں میں بڑے مزے سے پڑھتے تھے ؎

(باقی صفحہ ۹ پر)

# منارگھاٹ میں ۱۳ ویں آل کیرالہ احمدیہ صوبائی کانفرنس

## کانفرنس کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ایمان افروز پیغام

### جنوبی ہند کے مختلف علاقوں سے قریباً ۵۰۰ نمائندگان کی شرکت

### قادیان سے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا پیغام علمائے سلسلہ کی علمی تقریریں

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ بمبئی نزیل منارگھاٹ

تیرھویں آل کیرالہ احمدیہ صوبائی کانفرنس مورخہ ۱۱-۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ و اتوار شام کے ۵ بجے منارگھاٹ میں منعقد ہوئی۔

منارگھاٹ کالیکٹ سے ۶۰ میل مشرق میں واقع ایک خوبصورت مقام ہے چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں جنگلوں اور ندی نالوں سے گھرا ہوا یہ خوبصورت مقام ایک خوبصورت منظر پیش کر رہا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام پر لبیک کہتے ہوئے پچیس سال قبل جب یہاں پر ایک مختصر جماعت کا قیام عمل میں آیا تو کمزور اور چھوٹی جماعت کو مخالفوں کی طرف سے ہولناک ظلم و ستم کا نشانہ بننا پڑا۔ علاقہ کیرالہ میں کنانور کے بعد سب سے زیادہ مخالفت اسی علاقہ میں ہوئی تھی مگر اس مخلص جماعت کے افراد ہر قسم کے ظلم و ستم کو صبر و استقلال کے ساتھ برداشت کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی پیغام پہنچاتے رہے حتیٰ کہ منارگھاٹ کے اس علاقہ میں ایک مخلص جماعت قائم ہو گئی۔ مخلصین کی اس جماعت نے اسی سال سڑک کے کنارے نہایت ہی خوبصورت اور جاذب نظر مسجد بھی تعمیر کرلی ہے اور تیرھویں صوبائی کانفرنس بھی اسی جگہ منعقد کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

اس مقام پر اتنا بڑا روحانی اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہونا یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے

## مولانا عبداللہ نگر

کانفرنس کے لئے مسجد احمدیہ کے ملحقہ وسیع گراؤنڈ کو خوبصورتی سے جھنڈیوں اور ٹیوب لائٹوں سے سجایا گیا تھا اور حضرت مولانا عبداللہ صاحب فاضل مرحوم کی یاد تازہ کرنے کے لئے اس مقام کو مولانا عبداللہ نگر نام دیا گیا۔ نیز اس لئے کہ یہاں کی جماعت کے قیام میں حضرت مولانا مرحوم و مغفور ہی کا ہاتھ تھا اور آپ ہی نے دن رات محنت کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر شوکت آواز اس علاقہ میں پہنچانے کی سعی فرمائی تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## اخبارات میں ذکر

کانفرنس کے انعقاد سے کئی دن پہلے سے کیرلہ کے مختلف مشہور اور کثیر التعداد اخباروں نے کانفرنس کے بارہ میں خبر شائع کرنا شروع کر دیا تھا اب اخبارات میں ماتر بھومی اور ملایالا منورما خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں

## لوائے احمدیت

ابتدائی زمانہ میں مخالفین احمدیوں کو طعنہ دیا کرتے تھے کہ اس علاقہ میں قادیانیوں کا جھنڈا لہرائے جانے کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ مگر اب خدا تعالیٰ کی نشانِ شہادت اس کے خلاف نظر آ رہی ہے نہ صرف یہ کہ اس علاقہ میں احمدیت کو تقویت حاصل ہوئی بلکہ اب تو ظاہری طور پر بھی کانفرنس کے آغاز پر احمدیت کا جھنڈا لہرایا گیا۔ چنانچہ مورخہ ۱۱ اپریل کو شام کے ۴ بجے محترم جناب صدیقی اے پی علی صاحب صدر آل کیرلہ سنٹرل کمیٹی نے لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا فرمائی اس موقع پر تمام حاضرین کی گہرائی سے یہ دعا پڑھتے رہے کہ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اور ساتھ ہی فضا کی فضا نعرہ ہائے تکبیر و دیگر اسلامی نعروں سے گونجتی رہی۔

لوائے احمدیت لہرائے جانے سے قبل محترم صدیقی اے پی علی صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح اسلام کے صدر اول میں مسلمانوں کو ترقی حاصل ہوئی اور اس کے بعد دجالی فتنوں کے پھیلنے سے مسلمانوں میں تنزل اور انحطاط کا دور آیا۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے پھر سے سامان کئے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کسر صلیب کی جا رہی ہے۔ اور اسلام کو روحانی غلبہ احمدیت کے جھنڈے تلے حاصل ہونے والا ہے۔ اس لئے سب احمدیوں کو چاہئے کہ قربانیاں پیش کر کے اسلام کا زندگی بخش پیغام پہنچانے میں پوری مستعدی دکھانی چاہیئے۔ آپ کی اس افتتاحی تقریر کو دلچسپی سے سنا گیا۔

## پہلا اجلاس

پہلا اجلاس محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج صوبہ بنگال کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم اے کے مسلم صاحب کنوینر کانفرنس کمیٹی نے استقبالیہ تقریر کی جس میں انہوں نے تمام مقررین کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا پیغام جو خاص طور پر اس جلسہ کے لئے موصول ہوا تھا پڑھ کر سنایا گیا۔ اس پیغام کا مکمل متن حسب ذیل ہے:-

## حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا پیغام

"مجھ سے اس امر کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے کہ میں منارگھاٹ میں منعقد ہونے والی احمدیہ مسلم کانفرنس کے لئے کوئی موزوں و مناسب پیغام ارسال کروں جو کانفرنس میں شریک ہونے والے احباب اور آپ کے صوبہ کی جماعتوں کی بہتری کا باعث ہو۔ سو اس خواہش کی تحریر ہے

آپ کو اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرنا چاہئے کہ جو آپ کے صوبہ کی جماعتوں کو ہر سال صوبائی کانفرنس کے انعقاد کی توفیق عطا فرماتا ہے اور اس سال آپ کو منارگھاٹ میں کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ میں اس کانفرنس کے انعقاد پر آپ حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ...

---

آل کیرالہ احمدیہ صوبائی کانفرنس کے لئے

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز روح پرور پیغام

حضور انور نے ازراہِ شفقت یہ پیغام آل کیرالہ احمدیہ صوبائی کانفرنس کے لئے ارسال فرمایا مگر ڈاک کی خرابی کے سبب تاخیر سے موصول ہوا۔ ملایالم ترجمہ رسالہ ستیادوتن میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اور اس کا مکمل متن افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:- ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ ھو الناصر

احبابِ کرام !　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ یہاں اس وقت خدا اور اس کے رسول کی باتیں سننے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعاؤں میں اوقات گزارنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے اس اجتماع کو بابرکت ثابت کرے۔ آپ کے اخلاص اور ایمان میں اور زیادہ برکت دے اور آپ کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

یہ امر ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں مستحضر رہنا چاہیئے کہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امتِ مسلمہ میں منفرد حیثیت اور ایک عظیم روحانی مقام کے حامل ہیں۔ جیسے حضور نے اپنے آقا حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہو کر آنحضرتؐ کے فیوض روحانی کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کیا اور ایک عظیم کام حضور کے سپرد ہوا۔ دنیا بھر میں اسلام کو دوبارہ زندہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنا عظیم کام عظیم مقام کی نشاندہی کرتا ہے اسلئے سیدنا حضرت رسولِ اکرمؐ نے اپنی امت میں سے صرف اور صرف حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود کو سلام بھیجا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شرف اس قدر عظیم ہے کہ اس میں امتِ مسلمہ کا کوئی فرد آپ کے ساتھ شریک نہیں۔ پس حضور کے عالی مرتبہ اور بلند مقام کی حقیقت کو پہچانیں اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دلوں میں حضور کی عظمت قائم کریں کہ اس زمانہ میں اسی میں ساری برکتیں ہیں نیز حضور کے قائم فرمودہ سلسلہ میں داخل ہونے کی وجہ سے آپ پر جو عظیم ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں انہیں کما حقہ ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۴-۴-۱۹۷۰

دلوں میں اتحاد ہے۔ اور یہ تا علمائے احمدیہ کیرالہ کی تعلیم و تربیت، اصلاح اور تنظیم اور علاقہ میں جذبہ سے تبلیغ کو وسعت دینے کے لئے یہ تحریک لی ہے۔ آپ سلسلہ احمدیہ اور دنیا کی بھلائی کے لئے بڑی جدوجہد کر رہے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو پہلے سے بھی بڑھ کر ان کاموں کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور کامیاب و بابرکت کرے۔ اور آئندہ نسل کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ وہ اس بار گراں کو سنبھالنے کے قابل ہو جو خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کے کندھوں پر ڈالا ہے۔ اور سب اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں

برادران کرام! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آج سب اہل مذاہب دنیا کو دین پر مقدم کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ اور آخرت کی طرف سے غافل ہیں مگر آپ حضرات نے خدا تعالیٰ کے مسیح کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اس بات کا عہد کیا ہے کہ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ یہ ایک بڑا عہد ہے جو آپ نے کیا ہے۔ سو اس عہد پر پورے طور پر قائم رہیں اور اپنے کاموں میں اس عہد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اگر آپ حضرات اس عہد پر قائم ہو جائیں تو آپ کی کامیابی یقینی ہے۔ یہ عہد جامع عہد ہے جس میں باقی سب عہد آ جاتے ہیں۔ یہ عہد آپ حضرات سے ہر قسم کی جانی و مالی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس عہد کے ذریعہ سے آپ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ یہ عہد جہاں اس امر کا آپ سے تقاضا کرتا ہے کہ آپ پورے طور پر دین پر قائم ہوں اور دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ بنیں وہاں آپ کی اس ذمہ داری کی طرف بھی آپ کو متوجہ کرتا ہے کہ آپ پورے طور پر دین پر قائم ہوں اور دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ بنیں وہاں آپ کی اس ذمہ داری کی طرف بھی آپ کو متوجہ کرتا ہے کہ آپ اپنے اہل وطن کی دینی و دنیوی بھلائی کے لئے ہمہ تن کوشاں رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام اس کے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آپ کو ملا ہے اسے پورے جوش و ہمت کے ساتھ ان تک پہنچائیں اور اس میں سستی سے کام نہ لیں۔ پھر یہ عہد آپ سے یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ آپ اپنے بال بچوں کو بھی دین سے پوری طرح باخبر رکھیں اور انہیں سلسلہ کے لئے کارآمد وجود بنائیں، ان کی تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھیں اور جو روحانی خزائن حضرت مسیح موعود نے آ کر پیش کئے ہیں بچپن سے ان کو واقف کریں اور ان کو اس بات کا اہل بنا دیں کہ وہ سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید وجود بن جائیں اور آئندہ عمارت کی تعمیر کا باعث ہو جائیں۔

جب آپ حضرات ان تمام کاموں میں تن من سے لگ جائیں گے تو سلسلہ کے متعلقہ مقاصد کی کامیابی یقینی ہے۔ یہی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اس نے آپ حضرات کو اس اہم و ذی شان کام کے لئے چن لیا ہے۔ آگے بڑھیں اور اپنا فرض پورے طور پر ادا کریں

یاد رکھیں کہ کسی پیغام کا محض سن لینا ہی کافی نہیں بلکہ اس پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ میں آپ کو وہی پیغام یاد دلا رہا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو دیا ہے۔ پس یاد دہانی سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی سستیاں کو دور کریں اور ہمت و استقلال اور عزم صمیم کے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ دنیا جو بحر ضلالت و مادیت میں غرق ہو رہی ہے اس کو بچانا آپ حضرات کا اولین فرض ہے۔ اور یہ کام تب ہی انجام پا سکتا ہے جبکہ آپ پہلے خود اپنی اصلاح کریں اور پھر پورے جوش اور ولولے کے ساتھ اس کام کو سنبھال لیں اور اپنے ماحول کو درست کریں اور اگر آپ صحیح طور پر تبلیغ میں لگ جائیں تو کامیابی یقینی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو موقع دیا ہے اسے ضائع نہ ہونے دیں بلکہ اس سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں۔

مرکز احمدیت کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط سے مضبوط کریں کہ وہ خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے اور خدا نے قادیان کے مقام کو برکت دی ہے۔ اور اسے دنیا کے لئے آخری زمانہ میں نشان بنا دیا ہے۔ آپ حضرات جس قدر اس سے اپنا تعلق بڑھائیں گے اسی قدر زیادہ برکت پائیں گے۔ انشاءاللہ قادیان احمدیوں کو ضرور واپس دلائے گا۔ اس کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ قادیان سلسلہ احمدیہ کا دائمی مرکز ہے اس سے ہمیشہ وابستہ رہیں۔ اس سے خدا تعالیٰ کا نور ظاہر ہوا ہے جو لوگ اس نور کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کریں گے خدا تعالیٰ کی برکات کے وارث ہوں گے۔ اور اس کی خوشنودی حاصل کریں گے جو انسانی زندگی کا اصل مقصود ہے

آپ خوش قسمت ہیں کہ خدا تعالیٰ نے امام الزمان کو ماننے کے ساتھ آپ کو خلافت حقہ اسلامیہ کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ خلافت ایک انعام الٰہی ہے۔ اس کی قدر اس کے احکام کی پیروی میں ہے۔ خدا کے اس انعام کی قدر کرو تا الٰہی فضلوں کے وارث بنو۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق اور رابطہ قائم کرو۔ اور حضور کی دعاؤں سے وافر حصہ پاؤ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام
مرزا وسیم احمد
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

## افتتاحی تقریر

محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کے اس روح پرور پیغام کے بعد محترم جناب سید [illegible] احمد صاحب ایڈووکیٹ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ رانچی (بہار) سے نکلنے والے مشہور انگریزی اخبار دی سینٹینل The Sentinal کے مدیر اعلیٰ اور ایک مشہور ایڈووکیٹ ہیں۔ کانفرنس میں شرکت کی خاطر ہی آپ رانچی سے یہاں تشریف لائے تھے آپ نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے اس بات پر شکر الٰہی کا اظہار فرمایا کہ ہندوستان کے جنوبی حصہ میں بسنے والے نہایت مخلص، محبت کرنے والے اور تعلیم یافتہ روحانی بھائیوں کو کثیر تعداد میں دیکھنے اور ملنے کا موقع ملا

آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ ہولناک زمانہ میں اسلام کا صحیح تصور دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے امن عالم کا قیام ہی اس سلسلہ کے قیام کی غرض ہے۔ آپ نے بتایا کہ احمدیت خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے وجود کا صحیح تصور دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ آج دنیا میں ہمیں مختلف قسم کے سیمینار منعقد ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں ایسے سیمیناروں میں مختلف قسم کے بین الاقوامی و دیگر مسائل پر اظہار خیال ہوتا ہے۔ لیکن کہیں بھی انسان کی روحانی ترقی اور خدا کی قرب کے حصول کے بارے میں کسی قسم کا کوئی چرچا نہیں ہوتا۔ اور نہ خدا تعالیٰ کے ذکر اور حقوق اللہ اور حقوق العباد پر اظہار خیال ہوتا ہے۔ فی زمانہ یہ توفیق صرف احمدیہ جماعت کو ہی دنیا میں حاصل ہے

آپ نے دوران تقریر فرمایا کہ تمام مامورین من اللہ اسلام یعنی امن و شانتی ہی کا پیغام لے کر دنیا میں آئے تھے لیکن آج دنیا اس پیغام کو بھول گئی تھی۔ اس کو دوبارہ قائم کرنا ہی احمدیت کا نصب العین ہے۔ آج مذہب کے نام پر ہمیں قتل و غارت لوٹ کھسوٹ نظر آتی ہے حالانکہ کوئی بھی مذہب اس قسم کی تعلیم نہیں دیتا۔

آپ نے بتایا کہ مذہب صرف رہبانیت کا نام نہیں بلکہ اسی دنیا میں رہتے ہوئے خدا کا قرب حاصل کر لینا مذہب کا مقصد ہے

آج انسان نے اپنی روزمرہ کی زندگی میں خدا تعالیٰ کو قطعی فراموش کر دیا ہے۔ احمدیت آج اس کوشش میں ہے کہ پھر خدا کا صحیح تصور اور تقویٰ اللہ اور خشیت اللہ انسانی قلوب میں پیدا کرے۔ محترم سید صاحب نے ان عظیم الشان کامیابیوں کا ذکر فرمایا جو اس سلسلہ میں جماعت کو حاصل ہوئی ہیں۔

آپ کی تقریر انگریزی زبان میں ہوئی جس کا خلاصہ ملیالم زبان میں مکرم محمد یوسف صاحب بی اے بی ایل نے سنایا۔

## صدارتی تقریر

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ زمانہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا ہے۔ اس ترقی کے نتیجہ میں زمین پر بسنے والے چاند پر قدم رکھ چکے ہیں۔ اور ۱۹۵۷ء کے روسی ریڈیو کے اعلان کے مطابق وہ راکٹوں کے ذریعہ خدا کو پانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن انہیں خدا نظر نہیں آتا۔ لیکن آج احمدی زمین پر رہتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمیں خدا نظر آتا ہے اور ہم اس سے تعلق پیدا کرتے اور ہم کلام ہوتے ہیں۔

یہ لوگ جو سائنس کے پرستار ہیں کہتے ہیں کہ خدا کا تصور اور اس کی عبادت وقت اور روپیہ کا ضیاع ہے۔ لیکن دوسری طرف احمدی حضرات خدا تعالیٰ کی محبت و پیار کے حصول کے لئے اور خدا کی آواز کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے مالی اور جانی قربانیاں کرتے ہیں اور اس کے شیریں ثمرات حاصل کر رہے ہیں۔

امن عالم کے لئے آج مادی حکومتیں مختلف مہلک ہتھیاروں کے ذریعہ کوشش کر رہی ہیں چنانچہ ان کوششوں کا نتیجہ ہم نے ہیروشیما اور ناگاساکی میں دیکھا اور اب ویت نام میں دیکھ رہے ہیں۔ اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ امن عامہ کے لئے کوشش کرتی ہے۔ وہ جسموں کو نہیں بلکہ دلوں کو فتح کرتی ہے۔ بیشک احمدیوں کے پاس کوئی مادی طاقت نہیں لیکن خدا کی غیر معمولی نصرت اور تائید سے وہ انسانی قلوب کو فتح کرتے ہوئے بین الاقوامی حیثیت کی مالک بن گئی ہے۔

فاضل مقرر نے اکناف عالم میں احمدیت کی اشاعت و ترقی کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس طرح آہستہ آہستہ احمدیت کا پیغام ساری دنیا میں پھیل رہا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ساری دنیا اس کی آغوش میں آنے والی ہے۔ احمدیت امید اور زندگی کا پیغام ہے۔

فاضل مقرر کی دلچسپ اور روح پرور تقریر خاص دلچسپی سے سنی گئی

## دوسری تقاریر

صدارتی تقریر کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان کی تقریر بعنوان "سلسلہ عالیہ احمدیہ" ہوئی آپ اپنے جنوبی ہند کے دورہ کے سلسلہ میں کیرالہ میں تشریف لائے تھے۔

آپ نے بتایا کہ گزشتہ انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام ظاہر ہوا اور تھوڑے عرصہ میں اس کا غلبہ دنیا میں رونما ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی حفاظت کا جو وعدہ فرمایا تھا اس وعدے کے مطابق وہ اسلام کی تجدید کے لئے مجددین کو بھیجتا رہا۔ اور اس زمانہ میں جبکہ دجالی فتنہ ساری دنیا پر غلبہ پا گیا تو خدا کی رحمت جوش میں آئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ کی روحانی قوت قدسیہ کے ذریعہ ایک روحانی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس جماعت کو ابتداء میں جس قسم کی اذیتوں اور مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا آپ نے اس کی تفصیل بتائی۔ محترم ملک صاحب نے عقائد احمدیہ

مفصل رنگ میں بیان کرنے کے بعد جماعت کی ترقی اور مخالفوں کی پسپائی کے بارے میں الہاماتِ الٰہی کے ذریعہ بشارات کا ذکر کیا۔ نیز مختلف پیشگوئیاں اور ان کا عینہٖ پورا ہونا احمدیت کی صداقت کے طور پر پیش فرمایا۔

## ختمِ نبوت کی حقیقت

اس جلسہ کی آخری تقریر محترم محمد یوسف صاحب ایم اے بی ایل نے کی اور "ختمِ نبوت کی حقیقت" پر روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن کریم احادیث اور سلف صالحین کے بیان فرمودہ دلائل کے علاوہ عقلی طور پر بھی نہایت اچھے رنگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام ختمِ نبوت کو بیان کیا۔ اور یہ ثابت کیا کہ حضرت رسول کریم صلعم کے بعد بھی غیر تشریعی نبوت جاری ہے۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے نبی حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کی تشریح نہایت اچھوتے اور عام فہم انداز میں کی۔

اس طرح کیرالہ کانفرنس کا پہلا اجلاس رات کے ½ ۱۰ بجے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

## دوسرا اجلاس

اس کانفرنس کی دوسری نشست مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء بروز اتوار شام ۴ بجے محترم مولانا محمد ابوالوفار صاحب انچارج مبلغ کیرالہ سٹیٹ کی زیرِ صدارت محترم مولانا امینی صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔

## آخری زمانہ کی علامات

سب سے پہلے صاحب صدر محترم مولانا محمد ابوالوفار صاحب نے "آخری زمانہ کی علامات" کے عنوان پر نہایت معلوماتی اور علمی تقریر فرمائی۔ فاضل مقرر نے آیت قرآنی عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اور وہ آئندہ ہونے والے امور کے بارہ میں اپنے رسولوں کو قبل از وقت اطلاع دیتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ کے بارے میں بھی جو آخری زمانہ ہے خدا تعالیٰ نے مختلف پیش خبریاں دی ہیں اس ضمن میں فاضل مقرر نے دجالی فتنہ، یاجوج ماجوج کا ظہور، فلسطینی حکومت کا قیام اور آخر میں عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کے فلسطین پر غلبہ وغیرہ امور کے بارہ میں پیشگوئیوں اور مختلف واقعاتی حقائق کی روشنی میں نہایت عالمانہ تقریر کی جو سب سامعین عوام و خواص کی توجہ کا مرکز بنی۔

## احمدیت کی ترقی

دوسری تقریر محترم مولانا امینی صاحب کی زیرِ عنوان March of Ahmadiyat بزبانِ اردو ہوئی۔ آپ نے ویسٹ زارہ میں منعقدہ زہریہ کانفرنس کی روئداد بیان کرتے ہوئے وہاں کے صحیح حالات سے سامعین کو روشناس کرایا۔ کیونکہ کیرالہ کے ایک زہریہ رسالہ نے مذکورہ کانفرنس میں کی گئی مولانا صاحب کی تقریر کو غلط رنگ میں پیش کیا تھا۔ فاضل مقرر نے زہریوں کے تمام اعتراضات کے مدلل دلنشین اور ناقابلِ تردید مفصل جوابات دیئے جو سامعین کے لئے ازدیادِ علم و ایمان کا باعث ہوئے۔

آپ نے بتایا کہ جو مذہب موجودہ زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کا دعوےٰ کرتا ہے اسے تین خصوصیتوں کا حامل ہونا چاہیئے۔ سب سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو ایک یونیورسل (Universal) یعنی بین الاقوامی مذہب ہونا چاہیئے۔ دوسری خصوصیت اسے وحدانیت کا متحمل ہونا چاہیئے۔ اور تیسری خصوصیت اس کی یہ حاصل ہونی چاہیئے کہ اس پر عمل کرنے سے انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے۔ چنانچہ یہ تینوں خوبیاں اور خصوصیتیں صرف اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ فاضل مقرر نے جملہ امور کو مدلل رنگ میں ثابت کیا۔

آپ نے جماعتِ احمدیہ کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل اسلام پر حملہ آور ہونے کے لئے چاروں طرف سے اسلام کے دشمن صف آرا تھے لیکن آپ کی آمد کے بعد یہ تمام اسلام دشمن میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جماعتِ احمدیہ کی بین الاقوامی پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس وقت ۲۷ ممالک میں ۱۴۸ مبلغین کام کر رہے ہیں۔ ۸۷ مشن ہاؤسز ۳۲۸ مساجد۔ ۴۵ تعلیمی ادارے اور ۶ ہسپتال دنیا کے مختلف خطوں میں کامیابی سے کام کر رہے ہیں ۱۹ زبانوں میں اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ چودہ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جا چکے ہیں۔

اس طرح آج جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ اور اس طرح اسلام ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے عیسائیت اور دہریت کا بڑی کامیابی کے ساتھ تعاقب کر رہا ہے۔

## سائنسی دور میں مذہب

مکرم مولوی امینی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم پروفیسر محمد صاحب ایم اے نے "سائنسی دور میں مذہب" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت سلجھے ہوئے طریق پر سائنس اور مذہب کے بارے میں روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ سائنس اور مذہب انسان کے جسمانی و روحانی نشو و نما کے لئے جاری ہیں اور ارتقاءِ انسانیت کے دو حصے یعنی دنیوی و اخروی ان دونوں کے ذریعہ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔ موجودہ سائنسی دور میں جب کہ انسان صرف جسمانی و مادی ترقی کی طرف ہی متوجہ ہے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا کہ انسان روحانی طور پر بھی ترقی کرے اور اس طرح مذہب اور سائنس کا توازن قائم ہو۔ اسی ضمن میں فاضل مقرر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی کوششوں کا تفصیلی ذکر فرمایا۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے ملایالم زبان میں ایک نظم سنائی جس میں لوگوں کو احمدیت کی خوبیاں اور خصوصیات بیان کرتے ہوئے دعوت دی گئی تھی۔

اس کانفرنس کی آخری تقریر خاکسار کی تھی

## النّبوة في الاسلام

مندرجہ بالا عنوان پر خاکسار نے سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبوت کے اجراء کے بارے میں قرآن و حدیث سے مختلف دلائل پیش کئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس کلام میں سے اقتباسات سنا کر آپ کے دعوئے نبوت کی نوعیت بیان کی اس ضمن میں ضرورتِ زمانہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ زمانہ ایک روحانی مصلح اور نبی کا متقاضی ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد محترم صاحب صدر نے جماعتِ احمدیہ کے عقائد پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے بعض اختلافی مسائل کے بارہ میں اجمالاً ذکر کیا۔

## شکریہ

آخر میں مکرم ایم علی کویا صاحب نے شکریہ کے الفاظ کہے۔ بعد میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے چند الفاظ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے بے حد فضل و احسان کا ذکر کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کیا۔ کہ اس نے ہمارے اس جلسہ کو امید سے بڑھ کر کامیاب بنایا

اس کے بعد مکرم مولوی امینی صاحب نے پرسوز لمبی اجتماعی دعا کرائی۔

## ہماری کانفرنس اور صوبائی پریس

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ کیرالہ کے مشہور اخباروں کے نمائندوں نے ذاتی دلچسپی لے کر ہماری کانفرنس میں شرکت کی۔ اور تمام اخباروں نے ہماری کانفرنس کی رپورٹیں شائع کیں۔ خاص طور پر کیرالہ کے دو Leading Papers ماتروبھومی اور ملایالہ منورما نے مورخہ ۱۳-۱۴ کی اشاعتوں میں پہلے ہی صفحہ پر بہت ہی اہمیت کے ساتھ کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ مع تقریروں کے اقتباسات کے شائع کی۔ نیز ان دونوں اخباروں نے جلسہ کے دو بڑے فوٹو بھی دیئے

یہ بات یہاں خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ کیرالہ کے واحد مسلم روزنامہ Chandrika چندریکا نے قابلِ نفرین تعصب کا اظہار کیا۔ دیگر اخباروں نے جہاں اس کانفرنس کے بارہ میں خبریں شائع کی تھیں وہاں اس مسلم اخبار نے اجرت لے کر بھی ہمارا اشتہار شائع کرنے سے معذوری کا اظہار کیا۔ اور اپنے تعصب اور کم ظرفی کا ثبوت دیا۔

## بک سٹال

جلسہ گاہ سے ملحقہ ہمارے بک سٹال میں احمدیہ لٹریچر اور کتابیں وغیرہ فروخت کے لئے رکھی گئی تھیں۔ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے چند ہوشیار خدام بہت مستعد تھے۔ دو دنوں میں تین صد روپے سے زاید کی کتابیں فروخت ہوئیں۔

## جلسے کے نمایندگان

جلسہ میں شرکت کے لئے کیرالہ کی ۲۰ سے قریب جماعتوں کے قریباً ۵۰۰ نمایندوں نے شرکت کی کیرالہ کے علاوہ صوبہ مدراس کے مدراس۔ ستارا کلم اور شنکرن کوئیل اور بنگلور سے بھی نمایندگان نے شرکت کی۔

علاوہ ازیں دونوں دنوں میں کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم سامعین شریک ہوتے رہے الحمد للہ علیٰ ذالک

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کانفرنس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو احمدیت کی آغوش میں آنے کی توفیق دے۔

— آمین —

## فارم اصل آمد

دفتر ہذا کی طرف تمام موصیوں کے لئے فارم اصل آمد متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ موصیوں سے درخواست ہے کہ وہ ان فارموں کی خانہ پری کر کے جلد دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں تا کہ ان کا سالانہ حساب تیار کر کے ان کی خدمت میں بھجوایا جا سکے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

## درخواستِ دعا

میرے عزیز بھائی ڈاکٹر محمد حسین صاحب ان ایام میں بعض پریشانیوں سے دوچار ہیں ان پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

نیز ہمارے والد محترم مرحوم کی وفات کے بعد سے ہمارا خاندان بعض الجھنوں سے دوچار ہے۔ ان الجھنوں کے ازالہ کے لئے بھی احباب دعاؤں سے مدد فرمائیں۔

خاکسار ڈاکٹر محمد [illegible] لیڈ امریکہ

## حضرت خلیفۃ المسیح کا دورہ مغربی افریقہ

بقیہ صفحہ اوّل

کا ذکر فرمایا جو جماعت احمدیہ (تعلیم اور طب وغیرہ میدانوں میں) اہم کام انجام دے رہی ہے اور انہیں بہت سراہا۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ موٹر کار کے ذریعہ ابادان تشریف لے گئے جہاں احباب جماعت نے حضور کا نہایت گرمجوشی سے والہانہ استقبال کیا۔ بعد میں حضور نے شہر کے تقریباً پانچ ہزار دانشوروں اور دیگر معززین سے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ اسی روز لیگوس واپس تشریف لے آئے۔"

احباب جماعت ان ایام میں خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کا سفر حضر میں حافظ و ناصر ہو حضور کو ہر آن ہر قدم پر اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے اور اعلائے کلمہ اسلام پر مبنی حضور کے اس الٰہی سفر کے نہایت ہی خوشکن اور عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے اور اسلام کو ہر خطہ اور ہر ملک میں ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا کامل غلبہ بخشے۔ اور حضور پر نور جملہ اہل قافلہ کی معیت میں کامیابی و کامرانی کے ساتھ بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین ؟

### ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش کو چار بچیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولود کا نام فرید احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے اور بچے کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔

ایڈیٹر

# ہفتہ قرآن مجید

## ۲ ہجرت (مئی) تا ۸ ہجرت (مئی) ۱۳۴۹ ہش (۱۹۷۰ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء کی تعمیل میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ تمام جماعتیں ۲ مئی تا ۸ مئی ہفتہ قرآن مجید منائیں تا کہ تعلیم قرآن پاک کی تحریک پوری طرح کامیاب ہو جائے۔

(الف) اس ہفتہ احباب جماعت کو قرآن کریم ناظرہ، با ترجمہ و با تفسیر پڑھنے پڑھانے کی طرف توجہ دلائی جائے اور کوئی معین پروگرام بنا کر [illegible] اس پر عملدرآمد شروع کر دیا جائے۔

(ب) سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرائی جائیں جس میں جماعت کا ہر فرد چھوٹا بڑا عورت مرد حصہ لے اور اسی ہفتہ میں کسی روز احباب کا امتحان لے کر مرکز میں نتیجہ کی اطلاع دی جائے

(ج) اس ہفتہ ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس کیا جائے جس میں ہر روز مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری دس بارہ منٹ کی ایک مناسب تقریر ہوا کرے:-

۱۔ قرآن پاک مکمل شریعت ہے۔ ۲۔ قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخ نہیں ۳۔ قرآن پاک کے شیریں ثمرات ۴۔ قرآن مجید میں پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے لئے ہدایات۔ ۵۔ اسلامی نظام اور اس کی اطاعت کے متعلق قرآنی ارشادات ۶۔ قرآن مجید کے فضائل و امتیازات ۷۔ خلافت ثالثہ کی تحریک تعلیم قرآن پاک (حضور کے ارشادات سنائے جائیں)

احباب جماعت کی سہولت کیلئے ۲۳ اپریل (ہجرت) کا پرچہ بدر قرآن کریم نمبر کے طور پر شائع ہو چکا ہے دوست اس میں شائع شدہ مضامین سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ امراء کرام۔ صدر صاحبان اور جماعات احمدیہ پوری توجہ اور خاص دلچسپی سے یہ ہفتہ منائیں اور اس کی مختصر رپورٹ دفتر ہذا کو بھجوائیں اور اپنی جد و جہد کے ٹھوس نتائج سے دفتر کو آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآنی انوار سے سب احباب کو منور فرمائے اور اس کی برکات سے نوازے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان


ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز - ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ Autocentre فون نمبرز 23-1652 23-5222



سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز ہیوی انجینئرنگ کیمیکل انڈسٹریز مائینز۔ ڈیریز۔ و بلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں

گلوب ربڑ انڈسٹریز

آفس و فیکٹری ۱۰ ابر جھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۲۷-۳۲-۲۴

شوروم ۱/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۱۰۴۰-۳۴

تار کا پتہ گلوب ایکسپورٹ "Globe Export"


## قرآن مجید اور علوم جدیدہ

بقیہ صفحہ

چنانچہ فرعون کی لاش بعد میں مل گئی جو اب تک محفوظ چلی آتی ہے اور دنیا کے لئے عبرت ہے اور خدا کی ہستی کا بین ثبوت اور قرآنی ریسرچ کی صحت کی دلیل ہے۔

یہ مضمون تنگیٔ گنجائش کی وجہ سے چھوٹا سا مضمون ہے اس میں قرآن کریم کے اس قسم کے علوم و معارف و حقائق کے سمندر میں سے صرف اسی قدر کی گنجائش ہے۔ قرآن کریم قانون قدرت و کائنات عالم کے حقائق بیان کرنے میں بہت آگے نکلا ہوا ہے اس کے علوم کا احاطہ کرنا دشوار ہے۔ یہ چند باتیں مشتے نمونہ از خروارے ہیں ان سے قارئین کرام اندازہ کر سکتے ہیں کہ قرآن کریم میں کس کس قسم کے علوم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اور قرآن کریم کا کیا شان و حیثیت ہے۔ کس طرح خدا تعالیٰ نے ان علوم کو روحانیت کا حصہ بنا کر انسان کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ ان پر غور کر کے اپنی تحقیقات کے ذریعہ سے دنیا کو مستفید کریں۔ اور ان سے اپنے دین میں مدد لیں اور خدا تعالیٰ کی ہستی کی معرفت اور اس پر اپنا یقین بڑھا کر اس سے اپنا تعلق استوار کریں اور دنیا کو بھی اس سے مستفید کریں تا کہ وہ دونوں جہانوں میں اس کی خوشنودی [illegible] حقیقی راحت و سکون حاصل کر سکیں۔

## ہمارا شعار علم اور قرآن

بقیہ صفحہ ۵

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

[illegible] کس قدر عشق انگیز اور وجد آفریں ہے

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

میرا مقصد احباب جماعت کے سامنے مسند الی حضور کا یہ دو احادیث رکھنا تھا۔ ایک وہ حدیث جس میں حضور نے فرمایا کہ ہمارا شعار علم اور قرآن ہو اور دوسری حدیث جس میں ابنائے فارس کے متعلق پیشگوئی ہے کہ وہ علم کو پھر آسمان سے زمین پر لا ئیں گے میں مضمون کو اس اقتباس پر ختم کرتا ہوں جس میں ایک پیشگوئی بھی ہے اور میرا ایمان ہے کہ اگر ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریک تعلیم قرآن پر کما حقہ عمل کیا جیسا کہ حضور ہم سے چاہتے ہیں تو ایسا ہی ہوگا جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۵ء میں فرمایا تھا:-

"ہر چند کہ میں بھی آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا تم ہی لوگ ان کے معلم بنو گے خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے لئے پروفیسر بنا دیئے جاؤ گے (بانی تعلیم)"